

ALHAZRAT NETWORK
www.alahazratnetwork.org

صلوة الاسرار کے پانی سے اقدار کی نهریں

انہار الانوار من یم صلوة الاسرار

۱۳۰۵ھ

تصنیف لطیف:

اعلیٰ حضرت، مجدد امام احمد رضا

ALHAZRAT NETWORK

حضرت نیٹ ورک

www.alahazratnetwork.org



۵ انہار الانوار من یم صلوة الاسرار

(صلوة الاسرار کے پانی سے انوار کی نہریں)

(نماز غوثیہ کے ثبوت میں تحقیق رضوی)

بسم الله الرحمن الرحيم

مسئلہ از دہلی کھڑکی فراش خانہ مسجد حضرت حافظ عبدالعزیز صاحب قدس سرہ مرسلہ جناب مستطاب مولانا مولوی حافظ شاہ سراج الحق محمد غفر صاحب قادری اواخر ربیع الاول شریف ۱۳۰۵ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ صلوة الاسرار یعنی نماز غوثیہ حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی اور شرع میں جائز ہے یا نہیں؟ زید اس کی روایت کو بے اصل اور اسے بہجۃ الاسرار میں کسی فاسق عتیق کا الحاق بتانا اور تصانیف شیخ اکبر و امام شعرانی کی نظیر دیتا ہے کہ ان میں الحاق ہوئے۔ اور کہتا ہے کہ نماز فرض کے بعد قبلے سے انحراف اور کسی مزار و ولی کی تعیین سمیت اور بیہات نماز یا تعظیم اُس طرف چلنا تذلل و خشوع تمام کرنا ہرگز درست نہیں، اور کہتا ہے آنجناب یعنی حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کتاب و سنت و سیرت صحابہ کے اتباع اور احکام شرع پر قیام اور محدثات سے اجتناب تمام اور طاعات میں اخلاص اور ہر حال میں خدا پر توکل و اعتماد میں استقامت کا ملکہ تھی وہ ان امور کے خلاف کیونکہ فرماتے کہ بعد نماز مغرب عراق کی طرف بتعظیم تمام چلو اور دل سے متوجہ ہو کر میرا نام لے کر حاجت چاہو یہ فعل کتاب و سنت و طریقہ خلفائے راشدین کے خلاف ہے اور سیرت و عمل صحابہ کے موافق نہیں اور تابعین و تبع تابعین و دیگر اسلاف کرام و ائمہ عظام سے اس کا مثل منقول نہیں، عوام کہ اسے عمل مشائخ کہتے ہیں قابل التفات نہیں مشائخ میں جو اہل علم فقہاء و ائمہ ہوتے کسی نے اس کے مثل تصریح نہ کی اور قول و فعل بعض غیر موثق پر عمل نہ چاہئے بلکہ سوا اعظم کا اتباع

چاہئے، صحابہ محبت و تعظیم آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں ہم سب سے زیادہ اور ثواب و حسنات پر بہت ترخیص تھے اگر یہ عمل موجب ثواب و قربت الی اللہ ہوتا تو سلف کرام بلکہ خود حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمۃ مدینہ منورہ کی طرف کرتے، آیا یہ کلام اُس کا غلط ہے یا صحیح؟ بینوا تو جبر و

الجواب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں اس کے اچھے امتحان پر، زمین و آسمان کو عجائبات سے بھرنے اور اپنی قدرت و قضا میں جسے چاہے بھرنے پر اور شکر مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے ان کے انعامات پر، ایسا شکر جو ان کی بہترین نعمتوں کو پورا ہو اور ان کی مزید عطاؤں کو ہماری طرف سے کفایت کرنے اللہ تعالیٰ ان پر اور ان کے صاحبزادوں اور ازواج اور اصحاب اور آپ کے علم، بزرگی اور بلندی کے وارث ہمارے غوثِ اعظم پر جو آپ کے جھنڈے کو بلند کرنے والے ہیں، اور تمام اولیاء پر رحمت نازل فرمائے، ایسی رحمت جو ہمارے لئے اسرار کو کھول دے اور شریر لوگوں کی اذیت کو ہم سے پھیرے، اور اللہ تعالیٰ کے ہاں حاضری کے دن کے لئے ذخیرہ بنے، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ وحدہ لا شریک ہے ایسی گواہی جو اس کی رضا کی موجب ہو، اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں جو حق کو خفا سے ظاہر کرنے والے ہیں صلی اللہ تعالیٰ وسلم آپ پر اور اس کے دربار میں تمام پسندیدہ بندوں پر، وہ صلوة جو اس کی کبریائی کے شایانِ شان ہو اور وہ سلام جو اس کی بقا اور

الحمد لله على حسن بلائه ، ملأ
ارضه وملأ سمائه ، وملأ ما شاء
في قدره وقضائه ، والشكر
للمصطفى على نعمائه ، شكرا يوافي
حسن الاثمه . ويكافئ عنا مزيد عطائه ،
صلى الله تعالى عليه وعلى
ابنائيه ، وازواجه واصحابه و
اجباائه ووارث علمه ومجده و
سنائه ، غوثنا الاعظم سرافع
لوائيه ، ومشايخنا الكرام وسائر
اوليائه ، صلوة تكشف لنا الاسرار ،
وتصرف عنا اذى الاشعار ، وتكون عدة
ليوم لقائه ، واشهد ان لا اله الا
الله وحده لا شريك له شهادة
موجبة لرضائه ، واشهد ان
محمد عبده ورسوله الصادق
بالحق بعد خفائه ، صلى الله
تعالى وسلم عليه ، وعلى كل عبد مرضى
لديده ، صلوة تأتي على قدر كبريائه ،
وسلام يمدوم بدوامه و

دوام تک وائم ہو، آمین آمین اے الہ برحق آمین
 بندے پر رحم کرنے اور اس کی دعا کو سننے والے،
 اپنے حبیب القدر آقا کے سامنے حقیر اور ناتواں بندہ
 ابو محمد عبد المصطفیٰ احمد رضا محمدی سنی حنفی قادری بکاتی بریلوی
 واللہ تعالیٰ اس کی شدت و سہولت میں لطف و
 مہربانی فرمائے، نے اللہ تعالیٰ سے امداد چاہتے ہوئے
 اور حق و صواب کے چہرے سے پردہ اٹھاتے اور شک کو
 دور کرتے ہوئے جواب کا ایسا نام جو اس کی تحریر کے
 سال کو ظاہر کرے "انہار الانوار من یم صلوة الاسرار"
 رکھتے ہوئے کہا کہ اللہ تعالیٰ اس کو ذخیرہ اور ذریعہ
 اپنے دربار میں بنائے جس دن زمین اپنے رب کے
 نور سے چمک جائے اور خوب
 روشن ہو جائے، آمین، الحمد للہ رب العالمین، اے
 اللہ حق و صواب کی رہنمائی فرما۔ (ت)

اللهم ھدایۃ الحق والصواب۔
 فی الواقع یہ مبارک نماز حضرات عالیہ مشائخ کرام قدس سرہم البعزیزہ کی معمول اور قضائے
 حاجات و حصول مرادات کے لئے عمدہ طریق مرضی و مقبول اور حضور پر نور غوث الگوین غیاث الثقلین
 صلوات اللہ وسلامہ علیٰ جہہ الکریم وعلیہ سے مروی و منقول، اجلہ علما و اکابر کلا اپنی تصانیف علیہ میں آ
 روایت کرتے اور مقبول و مقرر و مسلم معتبر رکھتے آئے، امام اجل بہام اجل سیدی ابوالحسن نور الدین علی
 بن جریر نجفی شطرنوی قدس سرہ العزیز بندہ خود بہجۃ الاسرار شریف میں اور شیخ شیوخ علماء الہند شیخ محقق مولانا
 عبدالحق محدث دہلوی نور اللہ مرقدہ زبدۃ الآثار لطیف میں اور دیگر علمائے کرام و کلمائے عظام رحمہم اللہ تعالیٰ
 اپنے اپنے اسفار و تصانیف میں اس جناب ملائک رکاب علیہ رضوان العزیز الوہاب سے راوی و ناقل کر ارشاد فرمایا:
 من صلی رکعتین (نہید فی روایۃ) بعد
 المغرب (وزاد) یقرأ فی کل رکعة بعد
 الفاتحة سورة الاخلاص احدى عشرة مرة
 ثم اتفقوا فی المعنی واللفظ للامام ابی الحسن
 جو بعد مغرب دو رکعت نماز پڑھے ہر رکعت میں بعد
 فاتحہ سورۃ اخلاص یا زید بار پھر بعد سلام نبی صلی اللہ
 تعالیٰ علیہ وسلم پر صلوة و سلام عرض کرے پھر عراق شریف
 کی طرف گیا رہ قدم چلے اور میرا نام یاد اور اپنی حاجت

بقائہ، آمین آمین، الہ الحق آمین
 یا ارحم العبد و سامع دعائہ، قال
 العبد الذلیل، للمولی الحبیل،
 ابو محمد عبد المصطفیٰ احمد رضا
 المحمدی السنی الحنفی القادری، البرکاتی
 البریلوی، لطف بہ اللہ فی شدتہ و
 سہولتہ، مستعینا باللہ فی دفع الارتیاب،
 ورفع الحجاب، عن وجہہ الصواب،
 مسیما للجواب، بعلم یعلم عام املائہ،
 انہار الانوار من یم صلوة الاسرار، جعلہا
 اللہ ذخیرۃ لدیہ، و ذریعۃ الیہ،
 یوم تشرق الارض بنور ربہا و جمیل
 ضیائہ، آمین، والحمد للہ رب العالمین،
 اللہم ھدایۃ الحق والصواب۔

قال ثم يصلي على رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم بعد السلام ويسلم عليه ويذكر في ثم يخطو الى جهة العراق احدى عشرة خطوة ويذكر اسمي ويذكر حاجته فانها تقضى (مراد الشيخ) بفضل الله وكرمه (وقال آخر) قضى الله تعالى حاجته.

ذكر كرم الله تعالى كفضل وكرم سے اس کی مراد پوری ہو۔ اس عبارت میں "مغرب کے بعد" ایک روایت میں زائد ہے اور صاحب ہجۃ الاسرار اور صاحب زیۃ الانوار نے "ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد سورہ اخلاص گیارہ مرتبہ زائد ذکر کیا، پھر شیخ عبدالحق نے بفضل اللہ وکرمہ، کو بھی اور دوسرے نے صرف "قضی اللہ تعالیٰ حاجتہ" ذکر کیا۔ (ت)

اسی طرح امام جلیل علامہ نبیل امام عبد اللہ یافعی مکی طیب اللہ شاہ صاحب خلاصۃ المفاحسہ فی اختصار مناقب الشیخ عبدالقادر نے روایت کی، یونہی فاضل کامل مولانا علی قاری ہروی نزیل مکہ معظمہ صاحب شروح فقہ اکبر و مشکوٰۃ اکرم اللہ نزلہ نے نزہۃ الخاطر میں ذکر فرمایا زبدۃ مبارکہ میں اپنے شیخ و استاذ احسن اللہ شواہد کا اس نماز کی اجازت دینا اور اپنا اجازت لینا بیان کیا اور حضرت شیخ محقق نعمۃ اللہ رحمۃ سے اس نماز مبارک میں خاص ایک رسالہ نفیس شفا ہے اُس سے ثابت کہ حضرت وریع سراپا سعادت عامل شریعت کامل طریقت سیدی عبدالوہاب متقی مکی برد اللہ مضجع نے کتاب مستطاب ہجۃ الاسرار کو معتقد و معتبر اور اس مبارک روایت کو مسلم و مقدر فرمایا اور مولانا شیخ و جید الدین دہلوی احمد آبادی علیہ رحمۃ الروف الہادی کرسالی و وفات امام اہل علامہ سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ میں متولد ہوئے، حضرت شیخ غوث گوالیاری علیہ رحمۃ الملک الباری کے مرید سعید اور حضرت شیخ محقق کے استاذ مجید اور شاہ ولی اللہ دہلوی کے شیخ سلسلہ اور صاحب مقامات رفیعہ و تصانیف کثیرہ بدیعہ ہیں، بیضاوی و ہدایہ و تلویح و شرح و قایہ و مطول و مختصر و

علہ نقلہا برمتہا مولانا سراج الحق محمد عمر قادری حفظہ اللہ تعالیٰ ابن الفاضل الجلیل مولانا فرید الدین الدہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ فی کتابہ ریاض الانوار من شاء فلیرجع الیہا

یہ تمام مولانا سراج الحق محمد عمر قادری ابن فاضل جلیل مولانا فرید الدین دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب "ریاض الانوار" میں نقل کیا ہے جو چاہے اسے دیکھے ۱۲ (ت)

یعنی ۹۱۱ھ اور ان کی وفات ماہ صفر کے آخر ۹۹۸ھ۔ (ت)

صفر ۹۹۸ھ ۱۲ منہ

شروح عقائد موافقت وغیرہ پر حواشی مفید رکھتے ہیں اور کبرائے منکرین نے بھی اپنے رسائل میں اُن سے استناد کیا
 نہایت شد و مد سے اس نماز مبارک کی اجازت دیتے اور اس پر بتائید اکید تحریریں وترغیب فرماتے، یونہی شیخ نے
 اخبار الاخیار شریف اور مولانا ابوالمعالی محمد مسلمی عالمہ اللہ تعالیٰ بلفظ نے جنہیں رسالہ مذکورہ شیخ محقق میں علمائے
 سلسلہ علیہ سے شمار کیا تحفہ شریف اور حضرت سیدنا و مولانا اسد الواصلین جبل العلم والیقین حضرت سید شاہ حمزہ عینی
 قادری فاضل حسینی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کاشف الاستار شریف میں اسے نقل و ارشاد فرمایا اور امام یافعی بل اللہ
 تربتہ (اللہ تعالیٰ ان کی قبر کو ٹھنڈا رکھے۔ ت) تصریح فرماتے ہیں کہ حضور پر نور غوث اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ جہ
 الاکرم و علیہ وسلم کے اصحاب کرام عظمیٰ اللہ ضرائحہم القادسۃ (اللہ تعالیٰ ان کی قبروں کو معطر فرمائے۔ ت)
 اس نماز کو مکمل میں لاتے اور زبدۃ الانار میں اولیائے طریقہ علیہ عالیہ روح ارواحہم (ان کی روہیں معطر
 ہوں۔ ت) کے آداب میں فرمایا: و ملازمۃ صلوۃ الاسرار التي بعد هالتخطی احدى عشرة
 خطوة یعنی اس خاندان پاک کے آداب سے ہے صلوۃ الاسرار کی مداومت کرنی جس کے بعد گیارہ قدم چلنا ہے۔
 با اینہم اس کا اعمال مشائخ کرام سے ہونا نہ ماننا آفتاب روشن کا انکار کرنا ہے اور خود کو نسی راہ ہے کہ ان ائمہ و
 اکابر کو خواہی خواہی جھٹلائیے اور عیاذ باللہ بڑی و ناحق کوش ٹھہرائیے، پھر یہ مقبولان خدا صرف اپنی طرف سے نہیں
 کہتے بلکہ اُسے خاص حضور پر نور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد بہاتے ہیں اور حضور کے ارشاد واجب الانقیاد پر
 رد و ایراد اگر انجانی سے نہ ہو تو معاذ اللہ وہ آتش سوزاں و بلائے بے درماں و قہر بے امان ہے جس کا مزہ اس
 دار الغرور والالتباس میں نہ کھلا تو کھل کیا دُور ہے "ان موعدهم الصبح الیس الصبح بقریب" ۵
 (بیشک ان کا وعدہ صبح کا وقت ہے کیا صبح قریب نہیں۔ ت) حضور خود ارشاد فرماتے ہیں:
 تکذیبکم لی سمع قاتل لا دیا نکم و سبب للذہاب قاتل اور تمہاری دنیا و عقبیٰ دونوں کی بربادی ہے۔
 دنیاکم و اخراکم۔
 والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

اور ان اکابرانِ امت و علمائے اُمت کو نقل و روایت میں بھی غیر موثق جانتا اسی دار الفتن ہندوستان میں
 آسان ہے جہاں نہ کسی مُنہ کو لگام نہ کسی زبان کی روک تھام۔ یہ امام ابوالحسن نورالدین علی شطرنوی قدس سرہ

کہ بہجۃ الاسرار شریف کے مصنف اور برطرز حدیث بسند متصل اس روایت جلیلہ کے پہلے مخترع ہیں اجلہ علماء و ائمہ قراءت اکابر اولیاء و سادات طریقت سے ہیں امام اجل شمس الدین ابن الجزری رحمہ اللہ تعالیٰ کہ اجلہ محدثین و علمائے قراءت سے ہیں جن کی حصین مشہور و معروف دیار و امصار ہے اُس جناب کے سلسلہ تلامذہ میں ہیں انہوں نے یہ کتاب بہجۃ الاسرار شریف اپنے شیخ سے پڑھی اور اس کی سند و اجازت حاصل کی اپنے رسالہ طبقات المستدرار میں فرماتے ہیں :

انی قرأت هذا الكتاب اعني بهجة الاسرار
بمصر وكان في خزانة سلطان مصر، علي
الشيخ عبد القادر وكان من اجلة مشايخ
مصر فاجازني روايته الخ
یعنی میں نے یہ کتاب بہجۃ الاسرار مصر میں خزانہ شاہی
سے حاصل کر کے شیخ عبد القادر سے کہ اکابر مشائخ
مصر سے تھے پڑھی اور انہوں نے مجھے اس کی روایت
کی اجازت دی الخ۔

امام شمس الدین ذہبی مصنف میزان الاعتدال کہ علم حدیث و نقد رجال میں اُن کی جلالت شان عالم آشکار
اُس جناب کے معاصر تھے اور بآئنگہ حضرات صوفیہ کرام کے ساتھ اُن کی روش معلوم ہے سادھنا اللہ تعالیٰ
وایاہ (ہم پر اور ان پر اللہ تعالیٰ نرمی فرمائے) امام ابو الحسن ممدوح کی ملاقات کو اُن کی مجلس تدریس میں گئے اور اپنی
کتاب طبقات المقرئین میں اُن کی مدح و ستائش سے رطب اللسان ہوئے فرماتے ہیں :

علي بن جرير اللخمي الشطوني في الامم يكتا بين نور الدين لقب
ابو الحسن كنيته بلاد مصر في علمائے قراءت کے استاد
ہیں اصل اُن کی شام سے ہے ۶۴۴ھ میں قاہرہ
مصر میں پیدا ہوئے اور جامع ازہر وغیرہ میں مسندِ اقراء
پر صدر نشینی کی بکثرت طلبہ ان کے پاس جمع ہوئے
میں اُن کی مجلس درس میں حاضر ہوا ان کی نیک روش
و کم سخن مجھے پسند آئی حضور شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ
عنی بن جریر اللخمی الشطونی فی الامم یکتا بین نور الدین لقب
ابو الحسن کنیتہ بلاد مصر فی علمائے قراءت کے استاد
ہیں اصل اُن کی شام سے ہے ۶۴۴ھ میں قاہرہ
مصر میں پیدا ہوئے اور جامع ازہر وغیرہ میں مسندِ اقراء
پر صدر نشینی کی بکثرت طلبہ ان کے پاس جمع ہوئے
میں اُن کی مجلس درس میں حاضر ہوا ان کی نیک روش
و کم سخن مجھے پسند آئی حضور شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ

عہ بعینہ اسی طرح امام اجل جلال الملة والدین سیوطی نے حسن المحاضرة فی اخبار مصر و القاہرہ میں اُس جناب
کو الامام الاوحد لکھا یعنی بے مثل امام ۱۲۰۱ھ غفرلہ (م)

بالشیخ عبد القادر الجیلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ و
جمع اخبار و مناقبہ فی نحو ثلاث مجلدات اتم ملخصا
تعالیٰ عنہ کے شیدائی تھے انھوں نے حضور کے فضائل
تین مجلد کے قریب میں جمع کئے ہیں۔

پڑھا ہر کہ امام ذہبی رحمہ اللہ تعالیٰ کے مثل سے یہ کلمات جلیلہ اُس جناب کی کمال وثاقت و عدالت و وفور علم و جلال
پر شاہ عدل و دلیل فصل ہیں اور خود امام اوحید یعنی بے مثل امام کیا، کا لفظ اجل و اعظم تمام فضائل و مناقب جلیلہ کا
یکتا جامع اکمل و اتم ہے وہ جناب سند عالی رکھتے اور زمانہ اقدس حضور پر نور غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
نہایت قریب ہیں انھیں حضور اقدس تک صرف دو واسطے ہیں قاضی القضاۃ امام اجل حضرت سیدنا ابوصالح نصر
قدس سرہ کے اصحاب سے ہیں اور وہ اپنے والد ماجد حضرت سیدنا ابوبکر تاج الملت والدین عبدالرزاق رحمہ اللہ تعالیٰ
اور وہ اپنے والد ماجد حضور پر نور سید السادات غوث الاقرا و قطب الارشاد غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلیفہ و
مرید و صاحب مستفید ہیں رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔ شیخ محقق رحمہ اللہ تعالیٰ زبدۃ الآثار شریفیت میں فرماتے
ہیں یہ کتاب بہجۃ الاسرار کتاب عظیم و شریف و مشہور ہے اور اس کے مصنف علمائے قراءت سے عالم معروف
و مشہور اور ان کے احوال شریفہ کتابوں میں مذکور و مسطور۔ پھر ذہبی و ابن الجوزی کے وہ اقوال نقل فرمائے اور رسالہ
مذکورہ شیخ محقق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ میں اسی نماز مبارک کے بارے میں مرقوم،

اقوی دلائل و اوضح مسائل در باب کتاب مسرور
بہجۃ الاسرار معدن الانوار کہ معتبر و مقرر و مشہور و مذکور
ست و مصنف اس کتاب از مشاہیر مشائخ و علمائے
میان و سے و حضرت شیخ یعنی حضرت غوث الاعظم
رضی اللہ تعالیٰ عنہ دو واسطہ است و مقدم است
بر امام عبد اللہ یافعی رحمۃ اللہ علیہ کہ ایشان نیز از
منتہیان سلسلہ شریفہ و مجاہدان جناب غوث الاعظم
رضی اللہ تعالیٰ عنہ (ملقطاً)

اس باب میں اقوی دلیل "بہجۃ الاسرار" معدن الانوار
ہے جو کہ معتبر اور مشہور ہے، اس کتاب کے مصنف
اور حضرت شیخ یعنی غوث اعظم کے درمیان صرف دو
واسطے ہیں اور یہ امام یافعی سے مقدم ہیں جبکہ امام
یافعی خود سلسلہ قادریہ سے متعلق ہیں اور حضور
غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عقیدت
رکھتے ہیں (ت)

ہیں، امام یافعی و علامہ علی قاری و حضرت شیخ محقق دہلوی وغیرہم اکابر کی امامت و جلال و وثاقت عدالت
سے کون آگاہ نہیں۔

لہ طبقات المقرنین
سلسلہ متعلق بصلوۃ الاسرار لعبدالحی المحمّد الدہلوی

۵. وكيف يصح في الاعيان شئ اذا احتاج النهار الى دليل
(جب روز روشن دلیل کا محتاج ہو جائے تو پھر کسی چیز کا وجود کیسے ثابت ہو سکتا ہے)

بالجملہ ایسے اکابر کی روایات معتدہ کو بے وجہ وجہاً ذکر دینا یا سخت جہالت ہے یا خبیث و ضلالت و العیاذ باللہ سبحنہ و تعالیٰ اور بے دلیل دعویٰ الحاق محض مردود و رنہ تصانیف ائمہ سے امان اٹھ جائے اور نظام شریعت و رسم و برہم نظر آئے جو سند پیش کیجے مخالف کہہ دے یہ الحاقی ہے چلے تمک و استناد کا دروازہ ہی بند ہو گیا "بیہات" کیا بزور زبان کچھ کہہ دینا قابل قبول ہو سکتا ہے، عا شا و کلا اذعائے بے دلیل مطرود و ذلیل ہاں ہم کو مسلم کہ بعض کتابوں میں بعض الحاق بھی ہوئے مگر اس سے ہر کتاب کی ہر عبارت تو مطروح یا مشکوک نہیں ہو سکتی کسی خاص عبارت کی نسبت یہ دعویٰ زہار مسموم نہیں جب تک بوجہ وجہ اُس میں الحاق ثابت نہ کر دیں جس کے لئے امثال مقام میں صرف دو طریقے متصور، ایک تو یہ کہ اُس کتاب کے صحیح معنی، عمدہ مقدم نسخے اس عبارت سے خالی ملیں یا خاص مصنف کا اصل مسودہ پیش کیا جائے جس میں اس عبارت کا نشان نہ ہو، حضرت

عہ اشارۃ الی انہ قد یعلم ذلک بالرجوع الی المتکلم و انکارہ عند من لا یتقدمہ بالعرف تاثرۃ باعتراف المفتوی کما وقع بعض الوضاعین، و یقبل اخرى اذا نص علی ذلک من یرجع الیہ لعظمہ و فضلہ، ولا ینکر علیہ لثقتہ وعدلہ و کذلک ینحکم بہ اذ الحیات ذلک الا من طریق من عرف بالکذب کقول المحدثین ان هذا موضوع ای فی سندہ و ضاع او کذاب و هذا انما یعطى عدم الجزم لا الجزم بالعدم الا اذا ضم الیہ دلیل اخر فاللذوب قد یصدق واللہ تعالیٰ اعلم ثم صرح عدم بوم کافائدہ دیتی ہے اور جزم بالعدم کا نہیں کیونکہ جھوٹا بھی کبھی سچ بول دیتا ہے ہاں اگر کوئی اور دلیل دے کہ یہ جھوٹ ہے تو پھر جزم بالعدم کافائدہ ہو سکتا ہے واللہ تعالیٰ اعلم (ت)

یہ اس طرف اشارہ ہے کہ الحاق کبھی خود مکمل کی طرف رجوع کرنے پر اور اس کا ایسے شخص کے سامنے الحاقی عبارت سے انکار کرنا جس کو کذب سے متہم نہیں کیا جاسکتا اور کبھی خود اقرار کرنے والے کے اعتراف سے معلوم ہوتا ہے جیسا کہ بعض ایسے لوگوں سے اعتراف واقع ہوا ہے اور کبھی ایسی معظّم اور افضل شخصیت جس کے تقویٰ اور عدل کی بنا پر اس کی بات کا انکار نہیں کیا جاسکتا کی تصریح سے معلوم ہوتا ہے اور کبھی الحاق کا حکم تب کیا جاتا ہے جب کہ اس بات کو صرف جھوٹ بولنے میں مشہور شخص ہی بیان کرے جیسا کہ محدثین کہہ دیتے ہیں کہ یہ حدیث موضوع ہے کیونکہ اس کی سند میں من گھڑت اور کذاب راوی ہے، یہ آخری وجہ صرف عدم بوم کافائدہ دیتی ہے اور جزم بالعدم کا نہیں کیونکہ جھوٹا بھی کبھی سچ بول دیتا ہے ہاں اگر کوئی اور دلیل دے کہ یہ جھوٹ ہے تو پھر جزم بالعدم کافائدہ ہو سکتا ہے واللہ تعالیٰ اعلم (ت)

الفسخة الثانية منه بخط يدى وكات
الفراغ منه بكرة يوم الاربعاء الرابع و
العشرين من شهر ربيع الاول سنة ست و
ثلثين وستمائة وكتبه منشؤه

خط سے دوسرا نسخہ ہے اس کی تحریر سے روز چار شنبہ
وقت صبح بتاریخ بست و چہارم ماہ مبارک ربیع الاول
۶۳۶ھ فراغ لکھا ہوا ہے اس کے مصنف نے،
رحمہ اللہ تعالیٰ۔

اور سیّد موصوف نے یہ بھی بیان فرمایا کہ سینتیس مجلد میں ہے اور اس میں اس نسخے سے جس میں لمحدوں نے
عقائد شیعہ الحاق کئے عبارت زیادہ ہے اور اس کی پشت پر نام کتاب بخط مصنف علیہ الرحمہ لکھا ہے اس کے نیچے
شیخ صدر الدین قنوی رحمہ اللہ تعالیٰ کے خط سے یہ عبارت تحریر ہے،
انشاء مولانا شیخ الاسلام و صفوة الانام
محی الدین بن عربیؒ

یہ کتاب ہمارے آقا سردار مسلمانان برگزیدہ جہاں
محی الدین بن عربی کی تصنیف ہے۔

اور اس کے نیچے لکھا ہے، ملک هذه المجلدة لمحمد بن اسحق القنویؒ یہ مجلد محمد بن اسحق قنوی کی ملک
میں آیا۔ اس کے نیچے شیخ صدر الدین محمد جوح کے خط سے محمد بن ابی بکر تبریزی کی روایت کہ اُن سے بطریق سماع حاصل
ہوئی مکتوب ہے اور محمد بن اسحق قنوی کی شرح دستخط یہ ہے،

انتقل الى خادمه و ربيب لطفه محمد بن
اسحق سنة سبعين وثلثين وستمائة

یہ کتاب مصنف کے خادم و لطف پروردہ محمد بن اسحق
قنوی کی طرف ۶۳۷ھ میں منتقل ہوئی۔

انتہی ظاہر ہے کہ اس سے زیادہ کون سا نسخہ معتد ہو گا خود قلم خاص حضرت مصنف قدس اللہ تعالیٰ سرور العزیز کی
تحریر اور اس کے اول و آخر میں خود مصنف و دیگر علماء و علماء کے دستخط کثیر جب یہ نسخہ اُن عبارات شیعہ سے خالی
بلا تو الحاق و افتراء میں کیا شک رہا والحمد لله رب العالمین ولہذا مفتی سلطنت عثمانیہ عمدہ علمائے روم علامہ
ابوالسعود علیہ رحمۃ الملک الودود نے اپنے فتوے میں تصریح فرمائی کہ یتقنا ان بعض اليهود افتراها علی
الشیخ قدس اللہ سرہ ہمیں یقین ہے کہ بعض یہودیوں نے یہ کلمات شیخ قدس سرہ پر افتراء کئے ہیں۔
كما نقله في الدر المختار عن معص وضاته۔

اب کلام امام شعرانی کا حال سنئے، خود امام موصوف رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ میزان میں فرماتے ہیں،
وقم لي ذلك من بعض الاعداء فانهم دسوا
في كتابي المسمى بالبحر المورود في المواثيق
یعنی مجھ پر واقع بعض اعداء کے ساتھ پیش آچکا ہے
اُنھوں نے میری کتاب البحر المورود فی الموائع والعمود

والعهد اموراً تخالف ظاهر الشريعة و
داروا بها في الجامع الاثرى وغيره و
حصل بذلك فتنة عظيمة وما خمدت
الفتنة حتى ارسلت لهم نسختي التي
عليها خطوط العلماء ففتشها العلماء
فلم يجدوا فيها شيئاً مما يخالف ظاهر
الشريعة مما دسوا الاعداء قاله تعالى
يغفر لهم ويسامحهم اء -

میں خلاف شرع باتیں الحاق کر دیں اور اسے جامع ازہر
وغیرہ میں لئے پھرے اور اس کے سبب بڑا فتنہ اٹھا
اور فرو نہ ہوا یہاں تک کہ میں نے ان کے پاس اپنا
نسخہ جس پر علماء کے دستخط تھے بھیج دیا اہل علم نے
تلاش کی تو اس میں وہ امور مخالفہ شریعت جو
دشمنوں نے ملا دئے تھے اصلانہ پائے اللہ تعالیٰ ان
کی مغفرت کرے اور درگزر فرمائے۔

خیر ایک طریقہ تو ثبوت الحاق کا یہ ہے دوسرے یہ مصنف کا امام معتہد و عالم متدین مستند ہونا معلوم ہے اور یہ
کلام کرے تو اثر حقیقی اس کی طرف نسبت کیا گیا صریح معصیت یا بد مذہبی و ضلالت جس میں اصلاً تاویل و توجیہ کی
گنجائش ہی نہیں تو اس وجہ سے کہ علماء تو علماء عام اہل اسلام کی طرف بے تحقیق تواتر و ثبوت قطعی کسی کبیرہ کی نسبت
مقبول نہیں کہا نص علیہ الامام الاجل حجة الاسلام محمد الغزالی قدس سرہ العالی
فی الاحیاء (جیسا کہ امام غزالی قدس سرہ نے "احیاء العلوم" میں اس کی تفسیر کی ہے۔ ت) ذکر دیں گے اور
تحسیناً للظن الحاقی کہیں گے اور اسی سے ملتی ہے بات کا ایسا نحیف و ردی ہونا کہ کسی طرح عقل سلیم اس
امام عظیم سے اس کا صدور منظور نہ کرے جیسے باب ذوی الارحام میں قبیل فصل صنف اول سراجیہ میں یہ مہمل عبارت
لان عند ہما کل واحد منهم اولی من فرعہ و آخرہ وان سفل اولی من اصلہ (کیونکہ ان دونوں کے
نزدیک ان میں سے ہر ایک اپنی فرع سے اولیٰ ہے اور اس کی فرع اگرچہ نجی ہو اصل سے اولیٰ ہے۔ ت)
جس کے لئے اصلاً کوئی محصل نہیں و لہذا علامہ سید شریف نے شرح میں نقل فرمایا،
لہیٰ تحصل منها معنی فہی من ملحقات بعض الطلبة القاصیین الخ
اس کا کوئی معنی نہیں بنتا لہذا یہ بعض نالائق طلبہ کی
الحاق کردہ عبارت ہے الخ (ت)
اور اسی قبیل سے ہے وہ عبارت جس میں کسی طائفہ زائفہ کے لئے کوئی غرض فاسد ہو اور امام مصنف اس

سے بُری اور جا بجا خود اُس کا کلام اُس غرض مردود کے خلاف پر شاہد جیسے بعض خدا تائید رسول کا امام حجۃ الاسلام محمد غزالی قدس سرہ العالی کی طرف معاذ اللہ کلمات مذمت امام الائمہ مالک الاثر کا شفاء الغمہ سراج الائمہ سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نسبت کرنا حالانکہ اُن کی کتب متواترہ احیاء وغیرہ مناقب امام کی شاہد عدل ہیں اور مثل آفتاب روشن و بے نقاب کہ ما نحن فیہ میں ان صورتوں سے کوئی شکل نہیں والحمد للہ رب العلمین، اگر منکر بھجۃ الاسرار شریف کے نسخہ قدیم صحیحہ معتدہ اُس روایت سے خالی دکھا دیتا یا زبانی انکار کے سوا کوئی دلیل معقول قابل قبول ارباب عقول اُس کے یقینی ضلالت و مخالف عقیدہ اہل سنت ہونے پر قائم کر لیتا تو اُس وقت دعویٰ الحاقِ زبیب دیتا نہ کہ علی الرغم اُس کے علمائے مابعد طبقہ فطیقہ اُس روایت کو نقل فرماتیں اور مقررہ مسلم رکھتے آئیں اور بھجۃ کا ایک نسخہ معتدہ بھی اُس کے خلاف نہ ملے اور محض براہ سیدہ زوری الحاق کا ادعائے باطل کر دیا جائے فن اصول میں جسے ادنیٰ مداخلت ہے اس پر کاشمش واضح کہ مجرد امکان منافی قطع و یقین بالمعنی الاعم نہیں جب تک احتمال ناشی عن دلیل نہ ہو ورنہ امام نصوص قرآن و حدیث سے ہاتھ دھو بیٹھے، اور یہیں سے ظاہر ہو گیا کہ منکر کا تصانیف شریفہ جناب شیخ اکبر و امام شعرائے قدس سرہا کی نظیر دینا کس درجہ لغو و بے عمل تھا کہاں وہ روشن وقائع قطعی ثبوت کہاں یہ زبانی شو سے حیلہ مبہوت، کاش منکر نے جہاں تصانیف مذکورہ کا نام لیا تھا وہاں امام شعرائے قدس سرہا کی تصانیف بھی نقل کر لانا کہ دعویٰ مدلل و ادعائے

عہ ما ینسب الی الامام الغزالی یردہ
ما ذکرہ فی احیائہ المتواتر عنہ حدیث
ترجم الاثمۃ الاربعۃ وقال واما
ابو حنیفۃ فلقد کان ایضا عابدا
مراہدا عارفا باللہ خائفا منه
مریدا اوجہ اللہ تعالیٰ یعلمہ الخ ۱۷ در مختار۔
امام اعظم کے بارے میں جو امام غزالی کی طرف منسوب ہے
اس کا رد خود امام غزالی کا ذکر کردہ وہ کلام ہے جو
انہوں نے تواتر سے مروی "احیاء العلوم" میں ائمہ
اربعہ کے تراجم میں بیان کیا ہے اور انہوں نے وہاں
فرمایا کہ بیشک امام ابو حنیفہ بھی عابد زاہد عارف باللہ
اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے، اپنے علم کی بنا پر اللہ تعالیٰ
کی رضا کے طالب تھے الخ ۱۸ در مختار (ت)

یعنی امام حجۃ الاسلام احیاء العلوم میں فرماتے ہیں ابو حنیفہ خدا کی قسم عابد زاہد عارف باللہ تھے اللہ تعالیٰ سے
ڈرنے والے اور اپنے علم سے وجہ اللہ کا ارادہ رکھنے والے ۱۲

بے دلیل کافر کو کھل جاتا و اللہ الحجة السامیة ۔

اور اس نماز کو قرآن و حدیث کے خلاف بتانا محض بہتان و افتراء، ہرگز ہرگز قرآن و حدیث میں کہیں اس کی مخالفت نہیں، نہ مخالف کوئی آیت یا حدیث اپنے دعوے میں پیش کر سکا، ہر جگہ صرف زبانی ادعا سے کام لیا مگر یہ وہی جہالتِ قبیحہ و سفاہتِ فنیہ ہے جس میں فرقہ جدیدہ و طائفہ حادثہ قدیم سے بدلتا یعنی قرآن و حدیث میں جس امر کا ذکر نہیں وہ ممنوع ہے اگرچہ اس کی مخالفت بھی قرآن و حدیث میں نہ ہو، ان ذی ہوشوں کے نزدیک ارونہی میں کوئی واسطہ ہی نہیں اور عدم ذکر ذکر عدم ہے پھر خدا جانے سکوت کس شے کا نام ہے! ترمذی و ابن ماجہ و حاکم سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :

الحلال ما احل الله في كتابه والحرام ما حرم الله في كتابه وما سكت فهو مما عفا عنه
حلال وہ ہے جو خدا نے اپنی کتاب میں حلال کیا اور حرام وہ ہے جو خدا نے اپنی کتاب میں حرام بتایا اور جس سے سکوت فرمایا وہ عفو ہے

یعنی اس میں کچھ مواخذہ نہیں : اور اس کی تصدیق قرآن عظیم میں موجود کہ فرماتا ہے جل ذکرہ :

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْلُوا عَنْ أَشْيَاءٍ أَنْ تُبَدِّلَكُمْ تَسْوِكُمْ وَإِنْ تَسْلُوا عَنْهَا حِينَ يَنْزِلَ الْقُرْآنُ تُبَدِّلْكُمْ عَفَا اللَّهُ عَنْهَا وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ
اے ایمان والو! وہ باتیں نہ پوچھو کہ تم پر کھول دی جائیں تو تمہیں بُرا لگے اور اگر قرآن اُترتے وقت پوچھو گے تو تم پر ظاہر کر دی جائیں گی اللہ نے اُن سے معافی فرمائی ہے اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔

ف : یہاں سے اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ ایک فائدہ نفیسہ کا بیان شروع کر رہے ہیں جو چار احادیث اور ایک آیت قرآنی پر مشتمل ہے جس سے بہت سی فروعات مثل عید میلاد النبی، گیارہویں شریف، تیجا، دسواں، چلم اور صلوة الاسرار وغیرہ کے جواز کا ثبوت ملتا ہے۔ نذیر احمد سعیدی

لے جامع الترمذی ابواب اللباس باب ما جاء في لبس الفراء مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ دہلی ۲۰۶/۱
سنن ابن ماجہ باب اکل الجبن والسمن مطبوعہ ایچ ایم سعید مکتبہ کراچی ۲۴۹/۲
لے القرآن ۱۰/۵

بہت سی باتیں ایسی ہیں کہ اُن کا حکم دیتے تو فرض ہو جاتیں اور بہت ایسی کہ منع کرتے تو حرام ہو جاتیں پھر جو انہیں چھوڑنا یا کرتا گناہ میں پڑتا، اُس مالک مہربان نے اپنے احکام میں اُن کا ذکر نہ فرمایا یہ کچھ بھُول کر نہیں کہ وہ تو بھُول اور ہر عیب سے پاک ہے بلکہ ہمیں پر مہربانی کے لئے کہ یہ مشقت میں نہ پڑیں تو مسلمانوں کو فرماتا ہے تم بھی اُن کی چھیر نہ کرو کہ پوچھو گے حکم مناسب دیا جائے گا اور تمہیں کو وقت ہوگی۔ اس آیت سے صاف معلوم ہوا کہ جن باتوں کا ذکر قرآن و حدیث میں نہ نکلے وہ ہرگز منع نہیں بلکہ اللہ کی معافی میں ہیں، دارقطنی ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

ان الله تعالى فرض فرائض فلا تضيعوها،
و حرم حرما ت فلا تنهكوها، و حدد
حدودا فلا تعتدوها، و سكت عن اشياء
من غير نسيان فلا تبحشوا عنها۔
بیشک اللہ تعالیٰ نے کچھ باتیں فرض کیں انہیں ہاتھ
نہ بنانے دو اور کچھ حرام فرمائیں اُن کی حرمت نہ توڑو
اور کچھ حدیں باندھیں اُن سے آگے نہ بڑھو اور کچھ
چیزوں سے بے بھولے سکوت فرمایا اُن میں کاوش
نہ کرو۔

احمد و بخاری و مسلم و نسائی و ابن ماجہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ذروني ما تركتكم فانما هلك من كان
قبلکم بكثرۃ سؤالہم و اختلافہم
على انبيائہم فاذا نهيتکم عن شئ
فاجتنبوه و اذا امرتکم بما صرفا توامنه
ما استطعتم۔
یعنی جس بات میں میں نے تم پر تضييق نہ کی اُس میں
مجھ سے تفتیش نہ کرو کہ اگلی اُمّتیں اسی بلا سے ہلاک
ہوئیں میں جس بات کو منع کروں اس سے
بچو اور جس کا حکم دوں اسے بقدر قدرت
بجالاتو۔

احمد، بخاری، مسلم سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

۱۸۴/۴	مطبوعہ نشر السنۃ ملتان	باب الرضا	سنن الدارقطنی
۴۲۲/۱	مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی	باب فرض الحج مرة في العمر حدیث ۴۱۲	صحیح مسلم
۲/۱	مطبوعہ ایم سعید کمپنی کراچی	باب اتباع سنت رسول اللہ	سنن ابن ماجہ
۲۴۴/۲	دار الفکر بیروت	از مسند ابو ہریرہ	مسند احمد بن حنبل

اِنَّ اعظم المسلمين في المسلمين جرماً من سأل عن شيءٍ لم يحرم على الناس فحرم من اجل مسألتہ
 بیشک مسلمانوں کے بارے میں اُن کا بڑا گناہگار وہ ہے جو ایسی چیز سے سوال کرے کہ حرام نہ تھی اُس کے سوال کے بعد حرام کر دی گئی۔

یہ احادیث باعلیٰ ندا منادی کہ قرآن و حدیث میں جن باتوں کا ذکر نہیں نہ اُن کی اجازت ثابت نہ ممانعت وارد، اصل جواز پر ہیں ورنہ اگر جس چیز کا کتاب و سنت میں ذکر نہ ہو مطلقاً ممنوع و نا درست ٹھہرے تو اس سوال کرنے والے کی کیا خطا اُس کے بغیر پوچھے بھی وہ چیز ناجائز ہی رہتی۔ بالجلہ یہ قاعدہ نفیہ ہمیشہ یاد رکھنے کا ہے کہ قرآن و حدیث سے جس چیز کی بھلائی یا برائی ثابت ہو وہ بھل یا بُری ہے اور جس کی نسبت کچھ ثبوت نہ ہو وہ معاف و جائز و مباح و روا اور اس کو حرام و گناہ و نا درست و ممنوع کہنا شریعت مطہرہ پر افتراء۔

قال ربنا تبارك وتعالى لا تقولوا لما تصف السنتكم الكذب هذا حلال وهذا احرام لفتوا على الله الكذب ان الذين يفترون على الله الكذب لا يفلحون
 ہمارے رب تعالیٰ نے فرمایا، اپنی زبانوں کا من گھڑت جھوٹ مت کہو کہ یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے، اللہ تعالیٰ پر جھوٹ افتراء کرتے ہو بیشک جو لوگ اللہ تعالیٰ پر افتراء کریں وہ فلاح نہیں پائیں گے۔ (ت)

اسی طرح اس نماز کو طریقہ خلفائے راشدین و صحابہ کرام کے خلاف کہنا بھی اُسی سفاہتِ فتنہ پر مبنی کہ جو فعل اُن سے منقول نہ ہو عموماً ان کے نزدیک ممنوع تھا حالانکہ عدم ثبوت فعل و ثبوت عدم جواز میں زمین و آسمان کا فرق ہے، امام علامہ احمد بن محمد قسطلانی شارح صحیح بخاری مواہب لدنیہ و منہج محمدیہ میں فرماتے ہیں،
 الفعل يدل على الجواز وعدم الفعل لا يدل على المنع۔
 کرنا تو جواز کی دلیل ہے اور نہ کرنا ممانعت کی دلیل نہیں۔

رافضیوں نے اس طائفہ جدیدہ کی طرح ایک استدلال کیا تھا اُس کے جواب میں شاہ عبدالعزیز صاحب ہلوی تحفہ اثنا عشریہ میں لکھتے ہیں،

نکرون چیزے دیگرست و منع فرمودن چیزے دیگر است
 نہ کرنا اور چسینہ ہے اور منع کرنا اور چسینہ ہے
 (ت)

۱۰۸۲/۲ مطبوعہ مطابع المطابع کراچی

باب مایکہ من کثرة السؤال

۱۱۶/۱۶ القرآن

مواہب اللدنیہ

ص ۲۶۹

سہیل اکیڈمی لاہور

باب دہم مطاعن البرکرضی اللہ عنہ

تحفہ اثنا عشریہ

امام محقق علی الاطلاق فتح القدر میں بعد بیان اس امر کے کہ اذان مغرب کے بعد فرضوں سے پہلے دو رکعت نفل پڑھنا نہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ثابت ہے نہ صحابہ سے۔ فرماتے ہیں:

ثم الثابت بعد هذا نفى المنع وبينة اما
يعني نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و صحابہ کرام کے نہ کرنے
سے اس قدر ثابت ہوا کہ منہوب نہیں۔ رہی کراہت
وہ اس سے ثابت نہ ہوئی جب تک اور کوئی دلیل اس
پر قائم نہ ہو۔

اور اسے اخلاص و توکل کے خلاف ماننا عجیب جمالت بے مزہ ہے اس میں محبوبان خدا کی طرف توجہ بغرض توکل ہے
اور ان سے توکل قطعاً محمود اور ہرگز اخلاص و توکل کے منافی نہیں، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:
وابتغوا اليه الوسيلة وجاهدوا في سبيله
لعلكم تفلحون۔
اللہ کی طرف وسیلہ ڈھونڈو اور اس کی راہ میں کوشش
کرو کہ تم مراد کو پہنچو۔

اور انبیاء و ملائکہ علیہم الصلوٰۃ والسلام کی نسبت فرماتا ہے:
اولئک الذین یدعون یتبتغون الی ربہم
الوسيلة۔
وہ ہیں کہ دعا کرتے اپنے رب کی طرف وسیلہ ڈھونڈتے
ہیں۔

اور آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام و دیگر انبیاء و صلحاء و علماء و عرفاء علیہم التیمۃ و النصار کا قیداً و حدیثاً حضور اقدس
غایۃ الغایات نہایت نہایت علیہ فضل الصلوٰۃ و اکمل التسلیمات سے حضور کے ظہور پر نور سے پہلے اور بعد بھی
حضور کے زمان برکت نشان میں اور بعد بھی عہد مبارک صحابہ و تابعین سے آج تک اور آج سے قیام قیامت و
عمرات محشر و دخول جنت تک "استشفاع و توکل" احادیث و آثار میں جس قدر وفور و کثرت و ظہور و شہرت کے
ساتھ وارد محتاج بیان نہیں، جسے اس کی گورہ تفصیل دیکھنی منظور ہو مواہب لدنیۃ امام قسطلانی و خصائص کبرائے
امام جلال الدین سیوطی و شرح مواہب علامہ زرقانی و مطالع المسرات علامہ فاسی و لمعات و اشعہ شروح مشکوٰۃ
و جذب القلوب الی ديار المحبوب و مدارج النبوة تصانیف شیخ محقق مولانا عبدالحی محمدت دہلوی و غیر ہا کتب و
کلام علمائے کرام و فضلاء عظام علیہم رحمۃ العزیز العلمائے کی طرف رجوع لائے کہ وہاں حجاب غفلت منکشف

۳۸۹/۱ مطبوعہ نوریہ رضویہ سکھر باب التواقل

۳۵/۵ القرآن ۵۴/۱۰ القرآن

ف: یہاں سے اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ شفاعت، وسیلہ، استمداد، التجا اور ہنگام توکل ندائے محبوبان خدا کے جواز پر
کلام شروع کر رہے ہیں جو کہ آیات قرآنی، احادیث اور کتب سیرۃ سے ماخوذ ہے، غور کرو۔ نذیر احمد

ہوتا ہے اور مصنف غلط سے منصرف و باللہ سبحنہ و تعالیٰ التوفیق۔

اسی طرح صحیح بخاری شریف میں امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سیدنا عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے طلب باران میں توسل کرنا مروی و مشہور، حسن حصین میں ہے :

وان یتوسل الی اللہ تعالیٰ بانبیائہ خیر منس یعنی آداب دعا سے ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف اس کے انبیاء سے توسل کرے۔ اسے بخاری و بزاز و حاکم

نے امیر المؤمنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا اور اللہ کے نیک بندوں کا وسیلہ پکڑے، اسے بخاری نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔

اور سب سے زیادہ وڈ حدیث صحیح و مشہور ہے جسے نسائی و ترمذی و ابن ماجہ و حاکم و بیہقی و طبرانی و ابن خزمیہ نے عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا اور طبرانی و بیہقی نے صحیح اور ترمذی نے حسن غریب صحیح اور حاکم نے بشرط بخاری و مسلم صحیح کہا اور حافظ امام عبد العظیم منذری و غیرہ ائمہ نقد و تنقیح نے اس کی تصحیح کو مسلم و مقرر رکھا جس میں حضور اقدسؐ بلجاء بیکساں ملاؤ دو جہاں افضل صلوات اللہ تعالیٰ و تسلیماۃ علیہ و علیٰ ذریاۃہ نے نابینا کو دعا تعلیم فرمائی کہ بعد نماز کہے :

اللہم انی استلک واتوجه الیک بنبیک محمد نبی الرحمة (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) یا محمد انی اتوجه بک الی ربی فی حاجتی ہذہ لتقضى لی اللہم فشفعه فیہ

اللہ! یا میں تجھ سے مانگتا اور تیری طرف توجہ کرتا ہوں
بوسیلہ تیرے نبی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کہ
مہربانی کے نبی میں یا رسول اللہ! میں حضور کے وسیلے
سے اپنے رب کی طرف اس حاجت میں توجہ کرتا ہوں کہ
میری حاجت روا ہو، اللہ! ان کی شفاعت میرے حق میں
قبول فرما۔

اور لطف یہ ہے کہ بعض روایات حسن حصین میں لتقضى لی بصیغہ معروف واقع ہوا یعنی یا رسول اللہ! میں آپ کے توسل سے خدا کی طرف توجہ کرتا ہوں کہ آپ میری حاجت روائی کر دیں۔

مولانا فاضل علی قاری علیہ الرحمۃ الباری حرر ثمنین شرح حسن حصین میں فرماتے ہیں :

وفي نسخة بصيغة فاعل ای لتقضى الحاجتہ اور ایک نسخہ میں معروف کا صیغہ یعنی تو میری حاجت روائی

۱۸ ص	افضل المطابع انڈیا	آداب دعا	لے حسن حصین
۱۹۴/۲	ایم این کمپنی کتب خانہ رشیدیہ دہلی	ایواب الدعوات	مکہ جامع الترمذی

لی والمعنی تکون سببا لحصول حاجتی ووصول مرادی فالاسناد مجازی ^{الحدیث}
 اور یہ حدیث نفیس نیجہ مذیل بطراز گرانہائے تصحیح امام البراق اسم سلیمین لمحی طبرانی کے پاس یوں ہے،
 ان رجلا کان یختلف الی عثمان بن عفان
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی حاجة لہ،
 فکان عثمان لا یلتفت الیہ ولا ینظر فی
 حاجتہ، فلقی عثمان بن حنیف رضی اللہ
 تعالیٰ عنہ فشکا ذلک الیہ، فقال لہ عثمان
 بن حنیف: ائت المیضاة فتوضأ ثم ائت
 المسجد فصل فیہ رکعتین ثم قل
 اللہم انی اسألك واتوجه الیک بنبینا محمد
 فرما اور معنی یہ ہے کہ آپ میری حاجت روائی کا سبب
 بنیں۔ پس یہ اسناد مجازی ہے (ت)
 یعنی ایک حاجتمند اپنی حاجت کے لئے امیر المومنین
 عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں آتا امیر المومنین
 نہ اس کی طرف التفات کرتے نہ اس کی حاجت پر
 نظر فرماتے، اس نے عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ
 عنہ سے اس امر کی شکایت کی انھوں نے فرمایا وضو
 کر کے مسجد میں دو رکعت نماز پڑھ پھر یوں دعا مانگ،
 الہی! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری طرف اپنے
 نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نبی رحمت کے وسیلے سے

علہ امام منذری ترغیب میں فرماتے ہیں، قالہ الطبرانی بعد ذکر طریقہ والحدیث صحیح طبرانی نے اس حدیث
 کی متعدد اسنادیں ذکر کر کے کہا حدیث صحیح ہے ۱۲ منہ (م)

علہ ہکذا ہو ہنایثبت الصلوۃ فی نفس الحدیث
 فی النسخۃ الصحیحۃ للتغییب الی من اللہ
 تعالیٰ بہا علی ہذا المحتاج ولعل عثمان بن
 حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ اذا روی الحدیث
 اتی بہ کما ہو واذا علم الرجل تراد الصلوۃ
 کما ہو المطلوب فی امثال المقام، واللہ
 تعالیٰ اعلم ۱۲ منہ (م)
 یوں ہی وہ یہاں نماز کا ثبوت نفس حدیث میں ہے ترغیب
 کے صحیح نسخہ میں ہے یہ نسخہ اللہ تعالیٰ نے اس محتاج کو
 بطور احسان عطا فرمایا ہے ہو سکتا ہے کہ عثمان بن حنیف
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب روایت کیا تو انھوں نے حدیث
 کو درست بیان فرمایا اور جب انھوں نے آدمی کو
 ترغیب دی ہو تو نماز کا لفظ زائد کر دیا ہو جیسا کہ
 ایسے معتمد میں مطلوب ہوتا ہے۔ واللہ
 تعالیٰ اعلم ۱۲ منہ (ت)

لہ حرز ثمین شرح حصین مع حصین صلوۃ الحاجۃ افضل المطابع انڈیا ص ۱۲۵
 سہ الترغیب والترہیب فی الصلوۃ الحاجۃ ودعاہا مطبوعہ مصطفیٰ البابی مصر ۱/۴۷

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نبی الرحمة، یا محمد
 ائی اتوجه بك الى ربی فتقضى لی حاجتی
 وتذكر حاجتك وروح الی حتی اروح معك ،
 فانطلق الرجل فصنع ما قال له ، ثم
 اقی باب عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فجاء
 البواب حتی اخذہ بیدہ فادخله علی
 عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 فاجلسه معه علی الطنفسه ، فقال
 حاجتك ، فذكر حاجته فقضاها له ، ثم
 قال ، ما ذكرت حاجتك حتی كانت
 هذه الساعة وقال ما كانت لك من
 حاجة فاذكرها ثم ان الرجل خرج
 من عنده فلقى عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ
 عنہ ، فقال له جزاك الله خيراً ما كان ينظر
 فی حاجتی ولا يلتفت الی حتی كلمته فی ، فقال
 عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ واللہ ما
 كلمته ، ولكن شهدت رسول اللہ صلی اللہ
 تعالیٰ علیہ وسلم وانا به رجل ضریر فمشکا
 الیه ذهاب بصرة ، فقال له النبی صلی اللہ
 تعالیٰ علیہ وسلم انت البیضاء فتوضأ ثم
 صل ركعتین ثم ادع بهذه الدعوات ، فقال
 عثمان بن حنیف فواللہ ما تقرقنا و طال بنا القدر
 حتی دخل علینا الرجل کانه لم یکن به ضرر قط

توجہ کرتا ہوں یا رسول اللہ! میں حضور کے توسل سے
 اپنے رب کی طرف متوجہ ہوتا ہوں کہ میری حاجت روا
 فرمائے اور اپنی حاجت کا ذکر کر شام کو پھر میرے
 پاس آنا کہ میں بھی تیرے ساتھ چلوں ، حاجت مند نے
 یوں ہی کیا پھر آستان خلافت پر حاضر ہوا دربان آیا
 اور ہاتھ پکڑ کر امیر المؤمنین کے حضور لے گیا امیر المؤمنین
 نے اپنے ساتھ مسند پر بٹھایا مطلب پر چھانچا عرض کیا
 فوراً روا فرمایا اور ارشاد کیا اتنے دنوں میں اس وقت تم
 نے اپنا مطلب بیان کیا پھر فرمایا جو حاجت تمہیں
 پیش آ کرے ہمارے پاس چلے آیا کرو۔ یہ شخص
 وہاں سے نکل کر عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
 ملا اور کہا اللہ تمہیں ہر آئے خیر دے امیر المؤمنین میری
 حاجت پر نظر اور میری طرف التفات نہ فرماتے تھے
 یہاں تک کہ آپ نے اُن سے میرے بارے میں عرض
 کی ، عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ نے فرمایا خدا کی قسم
 میں نے تو تیرے معاملے میں امیر المؤمنین سے کچھ بھی
 نہ کہا ، مگر ہوا یہ کہ میں نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
 وسلم کو دیکھا حضور کی خدمت اقدس میں ایک نابینا حاضر
 ہوا اور نابینائی کی شکایت کی حضور نے یوں ہی اسے
 ارشاد فرمایا کہ وضو کر کے دو رکعت پڑھے پھر یہ دعا
 کرے خدا کی قسم ہم اُنھیں بھی نہ پاس لے تھے ، باتیں ہی
 کر رہے تھے کہ وہ ہمارے پاس آیا گویا کبھی اندھا
 ہی نہ تھا۔

تنبیہ : ایہا المسلمون حضرات منکرین کی غایت دیانت سخت محل افسوس و عبرت اس حدیث جلیل کی عظمت رفیعہ و جلالت منیعہ اور پر معلوم ہو چکی اور اس میں ہم اہل سنت و جماعت کے لئے جواز استمداد و التجا و ہنگام توسل، ندائے محبوبانِ خدا کا بحد اللہ کیسار و شن و واضح و بین و لاغی ثبوت جس سے اہل انکار کو کہیں مفر نہیں اب ان کے ایک بڑے عالم مشہور نے باوجود اس قدر دعویٰ بلند علم و تدین کے اپنے مذہب کی حمایت بیجا میں جس صریح بیباکی و شوقِ حقیقی کو کام فرمایا ہے انہیں اس سے شرم چاہئے تھی حضرت نے حصن حصین شریف کا ترجمہ لکھا جب اس حدیث پر آئے اُس کی قاہر شوکت عظیم عزت نے جوأت ذکر کرنے دی کہ نفسِ متن میں اُس پر طعن فرمائیں اور ادھر پاس مشربِ ناخن بدل جوشِ عصبیت تابِ گسل ناچار حاشیہ کتاب پر یوں ہجومِ ہجوم کی تسکین فرمائی کہ :

ایک راوی اس حدیث میں عثمان بن خالد بن عمر بن عبد اللہ متروک الحدیث است چنانکہ در تقریب موجود است
 ایک راوی اس حدیث میں عثمان بن خالد بن عمر بن عبد اللہ متروک الحدیث است چنانکہ در تقریب موجود است
 اور متروک الحدیث راوی کی حدیث جھٹکے قابل نہیں ہوتی۔

انا للہ وانا الیہ راجعون : انصاف و دیانت کا قہر مقضی تھا کہ سب حق واضح ہو گیا تھا تسلیم فرماتے ارشاد مفترض الانبیاء حضور پر نور سید الانبیاء صلوات اللہ وسلامہ علیہ و علی آلہ الامجاد کی طرف رجوع لاتے نہ کہ خواہی بخواہی بزورِ تحریف ایسی صحیح ریح حدیث کو جس کی اس قدر ائمہ محدثین نے یک زبان تصحیح فرمائی معاذ اللہ ساقط و مردود قرار دیجئے اور انتقامِ خدا و مطالبہ حضور سید روزِ جزا علیہ افضل الصلوٰۃ و التثانیہ کا کچھ خیال نہ کیجئے اب حضرات منکرین کے تمام ذیلعموں سے انصاف طلب کہ اس حدیث کا راوی عثمان بن خالد بن عمر بن عبد اللہ متروک الحدیث ہے جس سے ابن ماجہ کے سوا کتبِ ستہ میں کہیں روایت نہیں ملتی یا عثمان بن عمر بن فارس عبدی بصری ثقہ جو صحیح بخاری و صحیح مسلم وغیرہما تمام صحاح کے رجال سے ہیں، کاشک اتنا ہی نظر فرمائیے کہ جو حدیث کئی صحاح میں مروی اُس کا مدار روایت وہ شخص کیونکر ممکن جو ابن ماجہ کے سوا کسی کے رجال سے نہیں، وائے بیباکی مشہور و متداول صحاح کی حدیث جن کے لاکھوں نسخے ہزاروں بلاد میں موجود اُن کی اسانید میں صاف صاف عن عثمان بن عمر مکتوب، پھر کیا کہا جائے کہ ابن عمر کا ابن خالد بنا لینا کس درجہ کی حیا و دیانت ہے لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

اور سنئے ابن السنی عبد اللہ بن مسعود اور بزار عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :

اذا افلقت دابة احدكم بامرض فلاة فليناد
يا عباد الله احبوا فان الله تعالى عبادا في
الامرض تحبسه
جب تم میں کسی کا جانور جنگل میں چھوٹ جائے تو چاہئے
یوں ندا کرے "اے خدا کے بندو! روک لو" کہ اللہ
تعالیٰ کے کچھ بندے زمین میں ہیں جو اُسے روک
لیں گے۔

بزار کی روایت میں ہے یوں کہ : اعيثوا يا عباد الله مدد کرو اے خدا کے بندو! - سیدنا عبد اللہ
بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان لفظوں کے بعد مرحومہم اللہ (اللہ تم پر رحم کرے - ت) اور زیادہ فرماتے
رواہ ابن شیبہ فی مصنفہ (اسے ابن شیبہ نے اپنی مصنف میں روایت کیا - ت) امام نووی رحمہ اللہ
تعالیٰ اذکار میں فرماتے ہیں : ہمارے بعض اساتذہ نے کہ عالم کبیر تھے ایسا ہی کیا، چھوٹا ہوا جانور فوراً رک گیا۔
اور فرماتے ہیں : ایک بار ہمارا ایک جانور چھٹ گیا لوگ عاجز آ گئے ہاتھ نہ لگائیں نے یہی کلمہ کہا فوراً رک گیا
جس کا اس کلمے کے سوا کوئی سبب نہ تھا نقلہ سیدی علی القاری فی الحوز الثمین (ملا علی قاری نے
اسے حوز الثمین میں نقل کیا - ت) امام طبرانی سیدنا عقبہ بن غزو ان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور پُر نور
سید العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :

اذا اضل احدكم شيئا واراد عونا وهو بارض
ليس بهما انيس فليقل يا عباد الله اعيثوني
يا عباد الله اعيثوني يا عباد الله اعيثوني
فان الله عباد الايراهم
جب تم میں سے کوئی شخص سنان جگہ میں جھکے
بھولے یا کوئی چیز گم کر دے اور مدد مانگنی چاہے
تو یوں کہے : اے اللہ کے بندو! میری مدد کرو،
اے اللہ کے بندو! میری مدد کرو، اے اللہ کے
بندو! میری مدد کرو، کہ اللہ کے کچھ بندے ہیں جنہیں یہ نہیں دیکھتا۔

عہ جن کے سید و مولا و سند و ماویٰ حضور پُر نور سیدنا عبد اللہ اور جلیل فی میں رضی اللہ تعالیٰ عنہ،
(باقی بر صفحہ آئندہ)

۱۔ المعجم الکبیر مروی از عبد اللہ ابن مسعود حدیث ۱۰۵۱۸ مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ بیروت ۱۰/۲۶۷
المطالب العالیہ بزوائد المسانید الثمانیہ ۳/۲۳۹ - کشف الاستار عن زوائد البزار ۴/۳۴
مجمع الزوائد ۱۰/۱۳۲ الاذکار للنووی ص ۱۰۱

۲۔ المصنف لابن ابی شیبہ مایعوبہ الرجل حدیث ۹۷۹۹ مطبوعہ ادارة القرآن کراچی ۱۰/۳۹۰
۳۔ الاذکار للنووی باب مایقول اذا افلقت دابة
۴۔ المعجم الکبیر ماسند عقبہ بن غزو ان حدیث ۲۹۰ - مکتبہ فیصلیہ بیروت ۱۰/۱۱۸ و ۱۱۹

اُن کے پیش نظر ہے، شاید اس حرز میں یہ عبارت تو نہ ہوگی :

رواہ الطبرانی عن زید بن علی عن عتبة بن غزوان رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
اس کو طبرانی نے زید بن علی سے انھوں نے عقبہ بن غزوان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے انھوں نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا۔ (ت)

یا جس تقریب آپ نے حوالہ دیا اس میں خاص برابر کی سطر میں یہ تحریر تو نہ تھی :

عقبہ بن غزوان بن جابر المزنی صحابی جلیل
مہاجر بدوی مات سنة سبع عشرة
مہاجر میں جن کا وصال ۱۷ھ میں ہوا۔
احملخصاً۔ (ت)

پھر کون سے ایمان کا مقتضی ہے کہ اپنے مذہب فاسد کی حمایت میں ایسے صحابی رفیع الشان عظیم المکان کو بزور زبان و بزور جنان و درجہ صحابیت سے طبقہ ثالثہ میں لا ڈالے اور جس عدالت و بدرجہ جلال کو معاذ اللہ مردود الرایۃ و مطعون جہالت بنانے کی بدراہ نکالے

ولکن صدق نبینا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
اذا لم تستحی فاصنع ما شئت
لیکن حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تجھے حیا نہیں تو پھر جو چاہے کر۔ (ت)

مسلمان و کفیں کہ حضرات منکرین انکار حق و اصرار باطل میں کیا کچھ کر گزرے پھر دعائے حقانیت گویا تمیز کا وضوئے حکم ہے لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم، خیر یہ توحید شیں تھیں اب شاہ ولی اللہ صاحب کی سُنئے اپنے قصیدۃ الطیب النغم کی شرح میں پہلی بسم اللہ یہ لکھتے ہیں کہ :

لا بدست از استمدادِ روح آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی روح پاک سے مدد حاصل
علیہ وسلم یہ کرنا ضروری ہے۔ (ت)

اسی میں ہے :

بنظر نمی آید مرا مگر آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ مجھے تو ہر مصیبت میں اور ہر پریشان حال کے لئے حضور

۱۔ حرز ثمین شرح حصین مع حصین دعا و الركوب فی البحر افضل المطالع انڈیا ص ۲۵

۲۔ تقریب التہذیب ترجمہ ۴۲۵۴ دارالکتب العلمیہ بیروت ۶۵۳/۱

۳۔ النعم البحیر مروی از ابوسعود حدیث ۶۵۸ مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ بیروت ۲۳۴/۱۷

۴۔ شرع قصیدہ الطیب النغم فصل اول در تشبیب مذکورہ مطبع مجتہاتی دہلی ص ۲

جائے دست زدن اندوگین ست در ہر شدتے
علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دست تصرف ہی نظر آتا ہے (ت)
اسی میں ہے :

بہترین خلق خداست در خصلت و در شکل و نافع ترین ایشان
ست مردمان راز و یک ہجوم حوادث زماں
اسی میں ہے :

فصل یازدہم در ابتہال بجناب آن حضرت صلی اللہ
تعالی علیہ وسلم رحمت فرستد بر تو خداے تعالیٰ اے بہترین
کسیکہ امید داشتہ شود اے بہترین عطا کنندہ
اسی میں ہے :

اے بہترین کسیکہ امید داشت شود برائے ازالہ مصیبتے
اسی میں ہے :

تو پناہ دہندہ منی از ہجوم کردن مصیبتے و قتیکہ بجناب
در دل بدترین چنگلا لہارائے
اور اپنے قصیدہ ہمزیہ کی شرح میں توقیامت ہی توڑ گئے، لکھتے ہیں :

آخر حالتی کہ ثابت است مادح آن حضرت راصلی اللہ
تعالی علیہ وسلم و قتیکہ احساس کند نارسائی خود را از
حقیقت ثنا ضارعتہ بفتح خواری و زاری، ابتہال
و اخلاص و ردعا آلت کہ نہا کند زار و خوار شدہ
بشکستگی دل و اظہار بے قدری خود با خلاص در مناجات
و پناہ گرفتن بایں طریق اے رسول خدا اے بہترین
مخلوقات عطاے ترا می خواہم روز فیصل کردن ہے

۱۔ شرح قصیدہ الطیب النغم فصل اول در تشبیب بزرگان
۲۔ " " " " فصل چہارم
۳۔ و ۴۔ شرح قصیدہ الطیب النغم فصل یازدہم
۵۔ شرح قصیدہ ہمزیہ فصل ششم

مطبوعہ مطبع مجتبائی دہلی
ص ۴
ص ۶
ص ۲۲
ص ۳۳

اسی میں ہے :
 وقتیکہ فرود آید کار عظیم در غایت تاریکی پس توفی پناہ
 جب کوئی کام تاریکی کی گہرائی میں گر جائے تو آپ ہی ہر
 بلا میں پناہ دیتے ہیں۔ (ت)

اسی میں ہے :
 بسوئے توست آوردن من و بر توست پناہ گرفتن من
 میری جائے پناہ، میری جائے امید اور میرے
 و در توست امید داشتن من ہے۔
 مرجع آپ ہی ہیں۔ (ت)
 بالجملة بندگان خدا سے توسل کو اخلاص توکل کے خلاف نہ جانے کا مگر سخت جاہل محروم یا ضال مسکا بر ملوم،
 رہا اس نماز مبارک کے افعال پر کلام، اولاً جب اس کی ترغیب خود حضور پر نور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے
 ارشاد سے ثابت تو مدعی تسنن کو کیا گنجائش انکار، خود منکرین کی زبانیں اس شہادت میں ہمارے دل و زبان کی
 شریک ہیں کہ وہ جناب اتباع قرآن و حدیث و ائمہ سنت سنہ و مراعات سیرت صحابہ و اجتناب مجتہدات
 شیعہ و التزام احکام شرعیہ پر استقامت کاملہ رکھتے تھے رضی اللہ تعالیٰ عنہ و امراضہ و امدناف
 الدارین بنعماء امین (اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہو اور اس کو راضی کرے اور اپنی نعمتوں سے دونوں جہاں
 میں ہماری امداد فرمائے آمین۔ ت)

ثانیاً دو علماء اولیا جن میں بعض کے اسمائے طیبہ فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہم نے ذکر کئے جنہوں نے
 یہ نماز پسند کی اجازت دی سند لی خود پر بھی منکرین میں کون ان کے پائے کا ہے؟ پھر ان کے کہے سے کیونکر مسلم ہو
 کہ حکم شرع پر یہی چلے اور وہ سب معاذ اللہ گناہگار فساق، بدعتی گرزے اور ان اکابر کو غیر موثق کہہ کر اتباع
 سواد اعظم کی طرف بلانا وہی پُرانی قلیس ہے سواد اعظم کا خلاف جب ہو کہ جمہور ائمہ دین، فقہاء و محدثین، عرفائے
 محدثین رحمۃ اللہ علیہم اجمعین اس نماز سے مانعت کرتے آئے ہوں جب منکرین دو چار ائمہ معتدین سے صحیح طور پر
 (جو دیدہ و دانستہ کذب و افتراء وضع اسمائے کتب و علماء و استناد بجاہل و اجزائے خاملہ سے کہ داب قدیم
 اکابر منکرین ہے خالی ہو) اس نماز کریم کی مانعت کا ثبوت نہ دے سکے نہ ان شاء اللہ تعالیٰ قیام قیامت
 دے سکیں تو سواد اعظم کا نام لینا صرف عوام کو دھوکا دینا ہے۔
 ثالثاً ان صاحبوں کے اصول پر تو اس نماز کے جواز و اباحت اور منع و انکار کی قباح و شاعت

پرنے طور سے (جسے معارضہ بالقلب کہتے) سواد اعظم ائمہ و علماء محدثین و فقہاء کا اجماع قطعی ثابت ہوگا، پہلے معلوم ہو چکا کہ ان حضرات کے مذہب میں عدم ذکر ذکر عدم ہے اور خود یہاں منکرین کے اوعائے سواد اعظم کا یہی مبنی کسما لا یخفی (جیسا کہ مخفی نہیں - ت) اب ہم کہتے ہیں کلمات ائمہ میں اس نماز پر انکار جائز ہونا ہرگز مذکور نہیں، ومن ادعی فعلیہ البیان ولا یستطیعہ حتی یرجع القاسطان (جو دعویٰ کرے اس پر بیان لازم ہے جبکہ یہ اس کی استطاعت سے خارج ہے - ت) اور عدم بیان بیان عدم تو لاہرم اس کے یہ معنی ہوں گے کہ اُن سب ائمہ کے نزدیک اس نماز مبارک پر انکار روا نہیں اور جس پر انکار ناجائز ہوگا وہ اقل درجہ مباح ہوگا فثبت المقصود وبہت العنود والحمد لله العلی المودود (مقصود ثابت ہوا، مخالف بہت ہوا، الحمد للہ العلی المودود - ت)

مرا بے ان حضرات کی عجیب عادت ہے جواز کے عقلاً و نقلاً محتاج دلیل نہیں بے دلیل خاص قبول نہیں کرتے اور عدم جواز کے لئے ان کے زبانی دعوت کافی ہو جاتے ہیں کاش جہاں یہ کہتے ہیں کہ توجہ لبراق و روش با وسب درست نہیں وہاں اس پر کوئی دلیل شرعی بھی قائم کرتے اور جب کچھ نہیں تو ہمارے لئے اہل جواب وہی ہے جو مدعیان بے ثبوت کے مقابل قرآن عظیم نے تعلیم فرمایا کہ قل ہاتوا برہانکم ان کنتم صَادِقِینَ (فرمادیجئے اگر سچے ہو تو دلیل پیش کرو - ت) اور منکر نے اثنائے تقریر میں جو اپنے لئے بات آسان کرنے کو ہیأت نماز و تذلّ تام و انتہائے تعظیم کی قیدیں بڑھالیں وہ خود اسی پر مردود کہ ہرگز ترکیب صلوٰۃ الاسرار میں ان باتوں کا نشان نہیں، یاں محبوبان خدا کی نفس تعظیم بیشک اہم واجبات و اعظم قربات سے ہے،

قال اللہ تعالیٰ ومن یعظم حرمت اللہ فهو خیر لہ عند ربہ - وقال تعالیٰ من یعظم شعائر اللہ فانہا من تقوی القلوب ۵ وقال تعالیٰ انا ارسلناک شہدا و مبشرا و نذیرا ۵ لتؤمنوا باللہ ورسولہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ کی عزت والی چیزوں کی تعظیم کرے گا تو یہ اس کے لئے اللہ تعالیٰ کے ہاں بہتر ہے۔ اور نیز فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ کی نشانیوں کی تعظیم کرے گا تو یہ قلبی تقویٰ ہوگا۔ اور نیز فرمایا ہم نے آپ کو مشاہدہ کرنے والا، ایشارت سنانے

۱۱/۲ سورۃ القرآن

۳۰/۲۲ سورۃ القرآن

۳۲/۲۲ سورۃ القرآن

وتعزروه وتوقروه۔

والا اور ڈر سنانے والا بنا کر بھیجا ہے تاکہ اسے مومنوں!

تم اللہ اور اس کے رسول کی تعظیم و توقیر بجالاؤ (ت)

خود منکر نے کہا کہ صحابہ کرام تعظیم سید الانام علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والسلام میں ہم سے زیادہ تھے بلکہ شاید ابھی منکرین کو خبر نہیں کہ علمائے دین نے روضہ منورہ کے حضور خاص ہیأت نماز قائم کرنے کا حکم دیا تو منکر کو اس قید کا اضافہ بھی کام نہ آیا بلکہ گناہ بے لذت ٹھہرا۔ باب وشرح باب کی عبارت عنقریب مذکور ہوگی بالفعل اختیار شرح مختار و فتاویٰ علمگیریہ کی تصریح لیجئے فرماتے ہیں،

یتوجه الى قبره صلى الله تعالى عليه وسلم
ويقف كما يقف في الصلوة ويمثل صورته
الكرامة البهية لله ملقطاً۔
یعنی قبر شریف سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی
طرف توجہ کرے اور یوں کھڑا ہو جیسے نماز میں کھڑا
ہوتا ہے اور حضور کی صورت مبارک کا تصور باندھے۔

احد ملقطاً۔

اے عزیز! اصل کاریہ ہے کہ محبوبان خدا کے لئے جو تواضع کی جاتی ہے وہ درحقیقت خدا ہی کے لئے تواضع ہے ولہذا بکثرت احادیث میں استاذ و شاگرد و علما و عام مسلمین کے لئے تواضع کا حکم ہوا جنہیں جمع کیجئے تو دفتر طویل ہوتا ہے طبرانی معجم اوسط اور ابن عدی کامل میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں،

تعلموا العلم وتعلموا للعلم السکينة والوقار
وتواضعوا لمن تعلمون منه۔
علم سیکھو اور علم کے لئے سکون و مہابت (وقار)
سیکھو اور جس سے علم سیکھتے ہو اس کے لئے
تواضع کرو۔

سہ القرآن ۹۰۸/۴۸

۲۶۵/۱ فتاویٰ ہندیہ کتاب المناسک مطلب زیارة النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مطبوعہ نورانی کتب خانہ پشاور
۱۶۴۲/۴ مکمل فی ضعفاء الرجال من اسمہ عباد عباد بن کثیر ثقفی بصری مطبوعہ دار الفکر بیروت

ف : محبوبان خدا (مثلاً انبیاء، اولیاء، علما، استاد اور شاگرد کہ وہ اللہ کے نبی، یہ اللہ کے ولی۔ وہ دین الہی کے قیم ہیں اور ملت الہیہ پر قائم) کی تواضع اور تعظیم کرنا درحقیقت خدا ہی کی تواضع اور تعظیم کرنا ہے ورنہ محض کسی دنیا دار یا کافر کی تعظیم جائز نہیں۔ تذیراح

اور خطیب نے کتاب الجامع لأدب الراوی والسامع میں اُن سے یوں روایت کی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا،

تواضعوا لمن تعلمون منه وتواضعوا لمن تعلمونه ولا تكونوا جبابرة العلماء فيغلب جهلكم علمكم۔ جس سے علم سیکھتے ہو اُس کے لئے تواضع کرو اور جسے علم سکھاتے ہو اُس کے لئے تواضع کرو اور متکبر عالم نہ بنو کہ تمہارا جہل تمہارے علم پر غالب ہو جائے۔

بانیہمہ علمائے تصریح فرمائی کہ غیر خدا کے لئے تواضع حرام ہے، فتاویٰ ہندیہ میں ہے، التواضع لغير الله حرام كذا في الملتقط (غیر خدا کے لئے تواضع حرام ہے جیسا کہ ملقط میں ہے۔ ت) تو بات وہی ہے کہ انبیاء و اولیاء و مسلمین کے واسطے تواضع اس لئے ہے کہ وہ اللہ کے نبی ہیں یہ اللہ کے ولی ہیں وہ دین الہی کے قیم ہیں یہ ملت الہیہ پر قائم ہیں تو ملت تواضع جب وہ نسبت ہے جو انھیں بارگاہ الہی میں حاصل تریہ تواضع بھی درحقیقت خدا ہی کے لئے ہوتی جیسے

یرفادہ ضرور ملاحظہ ہو عہ عجیب تر بشنو (نہایت عجیب بات سن۔ ت)۔ زامنظر جاننا ناں صاحب اپنے ملفوظات میں فرماتے ہیں،

ایشان بجناب پر خود نوشتند کہ محبت شہاب محبت خدا و رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غالب ست موجب انفعال میشود در جواب برنگاشتند کہ محبت پر ہمیں محبت خدا و رسول ست و سبب جذب کمالات الہیہ کہ در باطن پر ثابت ست می شود۔

چوں دیدہ عقل آمد حول معبود تو سری ست اول

انہی بلطفہ ۱۲ منہ (م)

ل الجامع لأدب الراوی باب ذکر ما ينبغي للراوی والسامع دار الكتب العلمية بيروت ص ۹۱

الکامل فی ضعفاء الرجال من اسمہ عباد عباد بن کثیر ثقفی بصری مطبوعہ دار الفکر بیروت ۱۶۴۳/۲

۲۵ فتاویٰ ہندیہ الباب الثامن والعشرون فی ملاقات الملوک الخ توراتی کتب خانہ پشاور ۳۶۸/۵

۳۵ ملفوظات مرزا مظہر جان جاناں مجتہبائی دہلی ص ۱۸۲

صحابہ کرام و اہل بیت عظام کی تعظیم و محبت بعینہ محبت و تعظیم سید عالم ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم،
 کما نص علیہ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جیسا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس پر تصریح
 فی غیر ما حدیث و نحن فی غنی عن سردها ہہنا فرمائی، ایسی بہت سی احادیث ہیں ہیں ان کو
 فصاحتی شوار دبل معلومۃ الموارد ذکر کرنے کی ضرورت نہیں، وہ احادیث اجنبی نہیں

ہیں ان کا مورد سب کو معلوم ہے۔ (ت)
 تواضع لغیر اللہ کی شکل یہ ہے کہ عیاذاً باللہ کسی کافر یا دنیا دار غنی کے لئے اس کے سبب تواضع ہو کہ یہاں وہ نسبت موجود
 ہی نہیں یا موجود ہے تو ملحوظ نہیں، اسے عزیز کیا وہ احادیث کثیرہ بشیرہ جن میں صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین
 کا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے خشوع و خضوع بجا لانا مذکور اس درجہ اشتہار پر نہیں کہ فقیر کو ان کے
 جمیع واستیعاب سے غنا ہو، ابو داؤد و نسائی ترمذی ابن ماجہ اسامہ بن شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی،

قال اتیت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمایا میں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس
 واصحابہ حوله کانت علی رؤسہم الطیرۃ میں حاضر ہوا، حضور کے اصحاب حضور کے گرد تھے
 گویا ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہیں یعنی سر جھکا کے گردنیں خم کئے بے حس و حرکت کہ پرندے لکڑی یا پتھر جان کر
 سروں پر آ بیٹھیں اس سے بڑھ کر خشوع کیا ہو گا

ہند بن ابی ہالہ و صاف النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و رضی عنہ کی حدیث حلیۃ اقدس میں ہے،
 اذا تکلم اطرق جلاؤہ کانت علی رؤسہم الطیرۃ جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کلام فرماتے
 تھے حاضران مجلس ہوتے سب گردنیں جھکا لیتے گویا ان

کے سروں پر پرندے بیٹے
 عجب ست با وجودت کہ وجود میں ماند تو بغفت اندر آئی و مرا سخن بماند
 (تعجب ہے کہ تیرے وجود سے میرا وجود باقی ہے تیری گفتگو نافذ ہے اور میری بات باقی ہے)

مولانا جامی قدس سرہ السامی نجات الانس شریف میں لکھتے ہیں،
 یکے از مشایخ گوید کہ من و شیخ علی ہیتی در مد رسد شیخ عبد القادر ایک بزرگ نے فرمایا کہ میں اور شیخ علی ہیتی حضرت غوث اعظم
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ بودیم کہ یکے از اکابر بعثت داد پیش آمد و رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مدرسہ میں تھے کہ اتنے میں بغداد کے

۱۸۳/۲ مطبوعہ آفتاب عالم پریس لاہور
 ۲۷۸/۴ دار الفکر بیروت
 ۱۵۸/۲۲ مکتبہ فیصلیہ بیروت
 ۱۸ سنن ابو داؤد کتاب الطب باب الرجل یتداوہ
 مسند احمد بن حنبل حدیث اسامہ بن شریک
 ۲۱۴ حدیث ہند بن ابی ہالہ

گفت یا سیدی قال جدك رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم من دعى فليجب وها انا ادعوك الى منزلي گفت اگر مرا اذن کنند بیایم زمانے سرو پیش انداخت پس گفت مے آیم و براستر سوار شد شیخ علی ہیتی رکاب راست وی گرفت و من رکاب چپ تا بسراے آن شخص رسیدیم ہمیشہ شیخ بغداد و علماء اعیان آنجا بودند سہ ماہے بر کشیدند بروی انواع نعمتھا و سئلہ بزرگ سرو پیشیدہ دو کس برداشتہ پیش آوردند و در آخر سہ ماہ نہادند بعد ازاں آن شخص کہ صاحب دعوت بود گفت الصلا و شیخ رضی اللہ تعالی عنہ سرو پیش افکندہ بود بیچ خورد و اذن نیز ندادہ بچکس ہم خورد و اهل المجلس کان علی رؤسہم الطیر ہیبتہ

ایک بزرگ تشریف لائے اور انھوں نے عرض کی اے آقا (غوث اعظم) آپ کے جد امجد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو دعوت دے اس کی دعوت قبول کی جائے، لوہیں آپ کو اپنے گھر کے لئے دعوت دیتا ہوں تو آپ نے فرمایا اگر مجھے اجازت ملی تو آؤں گا، یہ فرما کر آپ نے کچھ دیر سر مبارک کو جھکایا پھر فرمایا میں آیا ہوں آپ گھوڑے پر سوار ہوئے شیخ علی ہیتی نے دایاں رکاب اور میں نے بایاں رکاب پکڑا، حتی کہ ہم سب اس شیخ کے گھر پہنچے تو وہاں پر بغداد کے مشائخ اور علماء اور خاص لوگ موجود تھے و دسترخوان بچھایا گیا جس پر مختلف قسم کی نعمتیں موجود تھیں اور ایک بھاری بوجھل تابوت کو دس آدمی اٹھائے ہوئے لائے جو اوپر سے ڈھانپا ہوا تھا وہ دسترخوان کے قریب ایک طرف رکھ دیا گیا، اس کے بعد صاحب خانہ شیخ نے کھانا کھانے کو کہا تو حضرت غوث اعظم نے سر مبارک جھکایا نہ خود کھانا تناول فرمایا اور نہ ہی ہمیں کھانے کی اجازت دی، اور کسی نے بھی نہ کھایا جبکہ تمام اہل مجلس ایسے خاموش سر جھکائے ہوئے تھے جیسے کہ ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہوں۔ (ت)

یعنی اہل مجلس کہ تمام اولیاء و علماء و علماء بغداد تھے ہیبت سرکارِ قادریہ کے سبب ایسے بیٹھے تھے گویا ان کے سروں پر پرندے ہیں۔ مقصود اسی قدر تھا مگر ایسی جانفزایات کا نا تمام رہنا دل کو نہیں بھاتا لہذا تفریکِ قلوب سنت و غیظ صد و ربعت کے لئے تمہرے روایت نقل کروں، فرماتے ہیں:

حضرت نے مجھے اور شیخ علی ہیتی کو اشارہ فرمایا کہ اس تابوت کو میرے سامنے لاؤ، وہ بھاری تابوت ہم نے اٹھا کر آپ کے سامنے رکھ دیا پھر آپ نے فرمایا اس پر سے کپڑا ہٹاؤ، جب ہم نے دیکھا وہ اس شخص کا

شیخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ و شیخ علی ہیتی اشارتی کرد کہ آں سئلہ را پیش آرید بر خاستیم و آں را پیش برداشتیم و بس گراں بود و سرو پیش شیخ نہادیم فرمود تا سر آزا بکشادیم دیدیم کہ فرزند آن شخص بود نابیناے مادر زاد

برجائے ماندہ و مجزوم و مفلوج گشتہ شیخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وی را گفت قسم باذن اللہ معافی آن کودک برخاست دواں و بینا و براں بیچ آفتے نے منہ یاد از حاضران برخاست شیخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ در انبوه مردم بیرون آمد و بیچ خورد پیش شیخ ابوسعید قیلوی رقم و آن قصہ باوے یکفتم گفت شیخ عبد القادر بیری الاکمدہ والابرص و یحیی الموقی باذن اللہ عز و جل ست انتہی۔

تو انہوں نے فرمایا کہ شیخ عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مادر زاد اندھے اور کوڑھی کو تندرست اور مُردے کو زندہ اللہ کے اذن سے کرتے ہیں۔ (ت)

تقادر قدرت تو داری ہرچہ خواہی کنی

مردہ را جانے دہی و در دریاں کنی

(اے قدرت والے تجھے قدرت ہے جو چاہے تو کرے، مردہ کو جان دیتا ہے اور دریا کو

آرام دیتا ہے)

امام ابوالبراء تیمم بھی رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کتاب الشفاء میں ہے،

واجب علی کل مومن حتی ذکرہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم او ذکر عندہ ان یخضع و یخشع و یتوقر ویسکن من حرکتہ و یاخذ فی ہیبتہ و اجلالہ بماکان یاخذ بہ نفسہ لوکان بین یدیدہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و یتأدب بماادبنا اللہ تعالیٰ بہ۔

ہر مسلمان پر واجب ہے جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یاد کرے یا اس کے سامنے حضور کا ذکر آئے خضوع و خشوع بجالائے اور باوقت رہ جائے اور اعضاء کو حرکت سے باز رکھے اور حضور کے لئے اُس ہیبت و تعظیم کی حالت پر ہو جائے جو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روبرو اس پر طاری ہوتی اور ادب کرے جس طرح خدا تعالیٰ نے ہمیں ان کا ادب سکھایا ہے۔

لہ نفحات الانس حالات البوم و صریحی رحمۃ اللہ علیہ مطبوعہ انتشارات کتاب فروشی ایران ص ۵۲۰
کتاب الشفاء فصل واعلم ان حرمة النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بعد موتہ مطبوعہ مطبعة شركة صحافة ترکی ۳۲/۲

میں یہاں مسلک متوسط اور اس کی شرح مسلک متعسط کی ایک نفیس عبارت کہ بہت فوائد جلیلہ پر مشتمل تلخیصاً اور ذکر کرتا ہوں مولانا رحمۃ اللہ سندی متن اور فاضل علی قاری شرح میں فرماتے ہیں :

فاذا فرغ من ذلك قصد التوجه الى القبر
المقدس وفرغ القلب من كل شئ من امور
الدنيا، واقبل بكلية لما هو بصدده ليصلح
قلبه للاستعداد منه صلى الله تعالى عليه
وسلم، وليلاحظ مع ذلك الاستعداد من
سعة عفوہ صلى الله تعالى عليه وسلم
وعطفہ ورأفته (ای شدہ رحمتہ علی
سائر العباد) ان یسامحہ فیما یحجز عن امر التہ
من قلبہ، ثم توجه (ای بالقلب والقلب)
هم رعاية غاية الادب فقام تجاه الوجه
الشریف متواضعا خاضعا خاشعا مع الذل
والانکسار والخشية والوقار والهيبة والافتقار
غاض الطرف مكفوف الجوارح (من الحركات)
فأفرغ القلب (عن سوى مقصوده ومرامه)
واضع يمينه على شماله (تأديا في حال اجلاله)
مستقبلا للوجه الكريم مستند بالقبلة ناظرا الى
الارض متمثلا بصورته الكريمة في خيالك
مستشعرا بانہ صلى الله تعالى عليه وسلم عالم
بحضورك وقيامك وسلامك (بل یجمع افعالك
واحوالك وارتحالک ومقامک) مستحضرا
عظمته وجلالته وشفقہ وقدرہ صلى الله تعالى
عليه وسلم ثم قال من غیر رفع صوت (لقلولہ تعالیٰ
ان الذین لیغضون اصواتہم عند رسول اللہ الایۃ)

یعنی جب مقدمات زیارت سے فارغ ہو قبر انور کی نظر
توجہ کا قصد اور دل کو تمام خیالات دنیویہ سے فارغ کر
اور ہمہ تن اس طرف متوجہ ہو جائے تاکہ اس کا قلب
حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے استعداد کے
لائق ہو یا اینہم جو خیال مجبورانہ دل میں باقی رہے جس کے
ازالہ پر قادر نہ ہو اس کی معافی کے لئے نبی صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کی کمال مغفرت و مہربانی و رافت اور تمام بندوں
پر حضور کی شدت رحمت سے مدد مانگے پھر دل بدن
دونوں سے نہایت ادب کے ساتھ مواہر شریف میں
حاضر ہو تواضع و خضوع و خشوع و تذلل و انکسار و خوف
و قار و ہیبت و احتیاج کے ساتھ آنکھیں بند کئے اعضا
کو حرکت سے روکے دل اس مقصد مبارک کے سوا سب
سے فارغ کئے ہوئے ادب و تعظیم حضور کے لئے دہنا
ہاتھ بائیں پر رکھے حضور کی طرف منہ اور قبیلہ کو پیٹھ کرے
نگاہ زمین پر جائے رہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم کی صورت کریمہ کا تصور باندھے اور ہوشیار ہو کہ
حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کی حاضری و
قیام و سلام بلکہ تمام افعال و احوال اور منزل بمنزل کے
قیام و ارتحال پر مطلع ہیں اور حضور کی عظمت و جلال و
شرف و منزلت کو خوب خیال کرے پھر نہ تو آواز بلند ہو
کہ اللہ تعالیٰ ان کے حضور پست آواز کا حکم دیتا ہے
نہ بالکل آہستہ جس میں سنانے کی سنت فوت ہو اگرچہ
سرکار پر کچھ پوشیدہ نہیں اس طرح حضور قلب شرم و حیا

نبویہ متحلی با انواع فضائل و فواضل لکھتے ہیں اور حاشیہ مکتوبات پر شاہ صاحب مذکور سے مرزا صاحب موصوف کی نسبت منقول :

انچہ قدر ایشان مامردم میدانیم شما چه دانید احوال مردم
ہند بر ما مخفی نیست کہ خود مولد و منشا فقیرست و بلاد
عرب را نیز دیدہ ایم و سیر نمودہ و احوال مردم ولایت
از ثقات آنجا شنیدہ ایم و تحقیق کردہ عزیزے کہ
بر جادہ شریعت و طریقت و اتباع کتاب و سنت
ہمچنین استوار و مستقیم باشد و در ارشاد طالبان شان
عظیم و نفسہ قوی دارد و دریں حسنہ و زماں مثل ایشان
در بلاد مذکور یافتہ نمی شود و مگر در گزشتہ گمان بلکہ در ہر
عز و زمان وجود ایں چنین عزیزان کمتر بودہ است
چہ جائے ایں زمان کہ پرفتنہ و فسادست انتہی !

ان کی جو قدر ہم جانتے ہیں تم کیا جانو، ہندوستان کے
لوگوں کے احوال ہم سے مخفی نہیں کیونکہ ہندوستان
فقیر کا جائے پیدائش و پرورش ہے اور عرب بھی
میں نے دیکھا ہے اور اس کی سیر کی ہے اور ولایت کے
لوگوں کے احوال بھی سنے ہیں، تحقیق کی ہے کہ ان
صاحب عزت، جو کہ شریعت و طریقت کے مرتبہ پر
فائز ہیں اور کتاب و سنت پر عمل پیرا ہیں اور طالب حضرات
کی رہنمائی میں عظمت اور مضبوطی رکھتے ہیں، جیسا بلاد مذکورہ
میں فی زمانہ کوئی نہیں ہے گزشتہ لوگوں (اسلاف)
میں ہو سکتا ہے، بلکہ ہر دور میں ان جیسے بزرگ بہت کم
ہوئے ہیں اس پر فتن زمانہ کی بات ہی کیا ہے (امت)

یہی جناب مرزا صاحب اپنے مکتوبات میں ایک مرید رشید کو (جن کی بی بی کی نسبت فرمایا، تھنے پاک در
خاک آن عقیقہ کا شتہ ایم بروقت مقدر سرسبز خواہ شد دہم نے اس پاکیزہ کی مٹی میں ایک پاک بیج کا شتہ کیا ہے
جو مقررہ وقت پر سرسبز ہوگا۔ ت) تحریر فرماتے ہیں،

میں نے اور گھڑالوں نے شاہجہان آباد کی طرف جو خط لکھا ہے
وہ بشرط امن مبارک ہے اور تمہارے پہنچنے تک ان شاء اللہ
فقیر روزانہ ایک دو گھڑی حلقہ ذکر سے قبل یا بعد باہر آکر
آپ کی مستورہ بیوی کی طرف توجہ کرتا ہے ہو سکتا ہے
تو روزانہ فیض کا متوقع ہو کر اس طرف منکر کے صبح کی
نماز کے بعد بیٹھا کرو تا کہ اس پاکیزہ کی جو میری بیٹی ہے کی
محبت کی تاثیر اس فقیر کے دل پر ہو۔ الخ (ت)

انچہ از قصد خود و مردم خانہ بجانب شاہجہان آباد نوشتہ
انذ بشرط امن مبارک ست و تا رسیدن شما فقیر
ان شاء اللہ تعالیٰ بعد نماز یک دو گھڑی روز برآمدہ
پیش از حلقہ یا بعد آن بجانب آن مستورہ شما متوجہ
خواہ شد باید کہ ہر روز منتظر و متوقع فیض رو بایں طرف
کردہ بعد نماز صبح بنشیند کہ محبت ایں عقیقہ کہ فرزند
ماست در دل فقیر تاثیر کردہ است الخ

۱۔ حاشیہ مکتوبات شاہ ولی اللہ دہلوی از مجموعہ کلمات طلیات فصل چہارم "مکاتیب شاہ ولی اللہ" مطبوعہ مجتہبی دہلی ۱۵۸۰
۲۔ مکتوبات مرزا مظہر جانجاناں از مجموعہ کلمات طلیات مکتوب سی و ہفتم مطبوعہ مطبع مجتہبی دہلی ص ۴۷

انہیں شاہ صاحب نے ہمعات میں حدیث نفس کا یوں علاج بتایا :

بارواح طیبہ مشائخ متوجہ شد، و برائے ایشان فاتحہ
مشائخ کی ارواح کی طرف متوجہ ہو اور ان کے لئے
خواند یا زیارت قبر ایشان رو د از انجا انجذاب
فاتحہ پڑھو اور ان کی قبروں کی زیارت کے لئے جہاد
در پوزہ کنند
اور وہاں سے فیض حاصل کرو۔ (ت)

تفسیر: امام علامہ ابن حجر مکی شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ الخیرات الحسان فی مناقب الامام
الاعظم ابی حنیفۃ النعمان میں فرماتے ہیں :

لعزیز العلماء وذوو الحاجات یزورون
قبر الامام ابی حنیفۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
ویتوسلون عنده فی قضاء حوائجہم و
یرون نبحہ ذلک منہم الامام الشافعی
رضی اللہ تعالیٰ عنہ فانہ جاء عنہ انہ
قال انی لا تبرک بابی حنیفۃ واجئ الی قبرہ
فاذا عرضت لی حاجۃ صلیت رکعتین
وجئت الی قبرہ و سألت اللہ تنال
عندہ فقطضی سرعاً۔
یعنی ہمیشہ سے علماء و اہل حاجت امام ابو حنیفہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کے مزار مبارک کی زیارت اور اپنی
حاجت روایتوں کو بارگاہ الہی میں اُن سے توسل
کرتے اور اس سبب سے فوراً مرادیں پاتے ہیں
اُن میں سے ہیں امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ فرماتے
ہیں میں ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے تبرک کرتا ہوں
اُن کی قبر پر جاتا ہوں اور جب مجھے کوئی حاجت پیش
آتی ہے دو رکعت نماز پڑھتا ہوں اور ان کی قبر کی طرف آ کر
خدا سے سوال کرتا ہوں کچھ دیر نہیں لگتی کہ حاجت
روا ہوتی ہے۔

فقیر کہتا ہے غفر اللہ تعالیٰ لہ یہاں نکات غامضہ ہیں کہ اُن پر مطلع نہیں ہوتے مگر توفیق والے، جب
معلوم ہو گیا کہ حق جل و علا عز مجدہ کی طرف اُس کے محبوبوں سے توسل محمود مقصود و سنت ماثورہ و طریقہ مامورہ
اور ہنگام توسل اُن کی جانب توجہ درکار یہاں تک کہ جب خلیفہ ابو جعفر منصور عباسی نے سیدنا امام مالک
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا : دعائیں قبلہ کی طرف متہ کروں یا مزار مبارک حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کی طرف ؟ فرمایا :

ولم تصرف وجهک عنہ و هو وسیلتک
کیون اپنا منہ اُن سے پھیرتا ہے وہ قیامت کو تیرا

زیارت شریفہ مدینہ طیبہ میں وقت حاضری اس آیت کو پڑھ کر استغفار کا حکم دیتے ہیں تو ثابت ہوا کہ محبوبانِ خدا کی طرف جانا اور بعد وصال اُن کی قبور کی طرف چلنا دونوں یکساں جیسا کہ سیدنا امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سیدنا امام ابوحنیفہ کے مزارِ فاضلہ الاوار کے ساتھ کیا کرتے، اب یہ کہ گدائے سرکارِ قادریہ اُس آستانِ فیضِ نشان سے دُور و مہجور ہے گو بعد نماز مزارِ اقدس تک جانے کی حقیقت اسے میسر نہیں تاہم دل سے توجہ کرنا اور چند قدم اُس سمت چل کر اُن چلنے والوں کی شکل بنانا ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حدیث حسن میں فرمایا:

من تشبه بقوم فهو منهم۔ اخرجه الطبرانی
جو کسی قوم سے مشابہت پیدا کرے وہ انھیں سے ہے۔
فی الاوسط عن حذیفۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ باسناد
اس کی تخریج طبرانی نے اوسط میں حضرت حذیفہ رضی اللہ
حسن وان کان طریق ابی داود عن ابی عمر
تعالیٰ عنہ سے کی ہے یہ سند جید ہے اگرچہ ابو داود
رضی اللہ تعالیٰ عنہما یس بذلک۔
کے طریق پر ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی قوی

نہیں ہے۔ (ت)

ثانیاً توسل میں توجہ باطن ضرور اور ظاہر عنوان یا طعن لہذا یہ چلنا مقرر ہوا کہ حالتِ قلب حالتِ قلب پر شاہد ہو جس طرح سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے استسقا میں قلبِ ردا فرمایا کہ قلبِ لباسِ قلب احوال و کشفِ لباس کی خبر دے، شاہ ولی اللہ نے قولِ الجلیل میں قصائے حاجت کے لئے صلوٰۃ کن فیکون کی ترکیب لکھی جس کے آخر میں ہے کہ پھر گہری آستین گلے میں ڈالے پچاس بار دعا کرے ضرور مستجاب ہو۔ اس پر اُن کے صاحبزادے شاہ عبد العزیز صاحب فرماتے ہیں: بعض ناواقفوں نے اعتراض کیا ہے آستین گردن میں ڈالنا کیونکر جائز ہو گا، حالانکہ ادعیہ ماثورہ میں یہ ثابت نہیں ہم جواب دیتے ہیں کہ قلبِ ردا یعنی چادر کا اُلٹنا چلنا نمازِ استسقا میں رسول علیہ السلام سے ثابت ہے تا حال عالم کا بدل جائے تو اس طرح آستین گردن میں ڈالنا امرِ مخفی کے اظہار کے واسطے یعنی تضرع کے واسطے حصولِ شعارِ گردشِ حال کے یا مقصود کے کیونکر ناجائز ہو گا۔ انتہی مترجما ترجمۃ المولوی خرم علی البلیہوری فی شفاء العلیل ترجمۃ القول الجمیل۔ میں کہتا ہوں جب آستین گلے میں باندھنا یا آنکہ طرق ماثورہ میں وارد نہیں اس وجہ سے کہ اس میں تضرع مخفی کا اظہار شدید ہے اگرچہ نفس

۱۔ مسند احمد بن حنبل مروی از عبد اللہ ابن عمر
مطبوعہ دار الفکر بیروت ۲/ ۵۰ و ۹۲

مجمع الزوائد بحوالہ المعجم اوسط کتاب الزہد
دار الکتاب العربیہ بیروت ۱۰/ ۲۷۱

۳۔ القول الجلیل مترجم اردو پانچویں فصل صلوٰۃ کن فیکون۔ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی
ص ۷۳

۴۔ شفاء العلیل ترجمۃ القول الجلیل
ص ۷۴

کتاب مذکور میں ہے :

امارفع الیدین ومسح الوجه بهما فتصویر
للرغبة ومظاهرة بین الهیة النفسانیة
وما یناسبها من الهیة البدنیة وتنبیه
للنفس علی تلك الحالة۔
اور ہاتھ اٹھانا اور دعا کے بعد ہاتھوں کو چہرے پر
ملنا یہ اپنی دُعا میں رغبت کا اظہار ہے اور ہمت
نفسانیہ کی تصویر اور ہمتِ بدنہ کی مناسبت ہے اور
نفس کو اپنی حالت پر تنبیہ ہے۔ (ت)

بعینہ یہی حالت اس چلنے کی ہے کہ رغبت باطنی کی پوری تصویر بتاتا اور قلب کو انجذابِ تام پر متنبہ کرتا ہے جیسا
کہ اس عل شریف کے بجالانے والوں پر روشن گوئی کے محروم بنجر باشی مع
ذوقِ اس نے نہ شناسی بخدا تا پختی

(اس شراب کا مزہ تو اسے چکھے بغیر نہ پا سکے گا)

رالعا سنت نبویہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والتیمۃ ہے کہ جہاں انسان سے کوئی تقصیر واقع ہو عمل صالح و پاب
ہٹ کر کرے اسی لئے جب ایک بار سفر میں آخر شب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و صحابہ کرام رضی اللہ
تعالیٰ عنہم نے نزول فرمایا اور آنکھ نہ کھلی یہاں تک کہ آفتاب چمکا حضور نے وہاں نماز نہ پڑھی اور فرمایا اس جگہ شیطان
حاضر ہوا تھا اپنے مرکبوں کو رو نہی لئے چلے آؤ پھر وہاں سے تہجد پڑھا کر نماز قضا کی مسلم فی صحیحہ عن
ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال عرشنا مع نبی اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فلم نستقیم قط
حتی طلعت الشمس فقال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لیاخذ کل رجل براس یراحلہ فان
هذا منزل حضرنا فیہ الشیطان قلل فغفلنا ثم دعا بالماء فتوضأ الحدیث (حدیث کا ترجمہ
متن حدیث سے پہلے موجود ہے) یہاں بھی جب یہ محتاجِ دو رکعت نماز پڑھ چکا اور اب وقت وہ آیا کہ جہت تو سل
کی طرف منہ کر کے اللہ جل جلالہ سے دُعا چاہتا ہے نفس نماز میں جو قلت حضور وغیرہ قصور سرزد ہوئے یاد آئے
اور سمجھا کہ یہ وہ جگہ ہے جہاں شیطان کے دخل نے مجھ سے مناجاتِ الہی میں تقصیر کرا دی ناچار ہٹتا ہے اور
پُر ظاہر کہ جہت توجہ اس کے لئے اولیٰ والسریمیناً و شمالاً انصراف میں ترک توجہ اور رجعت قہقری بعد کی صورت
اور اقبال نشان اقبال فکان هو المختار۔

خامساً خادم شرع جانتا ہے کہ صاحب شرع صلوات اللہ وسلامہ علیہ کو باب دعائیں تفاؤل

پر بہت نظر ہے اسی لئے استسقا میں قلبِ روا فرمایا کہ تبدل حال کی فال ہو

الدارقطنی بسند صحیح علی اصولنا عن
الاکامہ ابن الاکامہ ابن الامام جعفر بن
محمد بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم عن ابیہ
انہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم استسقی وحول
رماء لیتحول القحط۔
ہمارے اصول کے مطابق دارقطنی نے صحیح سند کے
ساتھ امام ابن امام ابن امام جعفر بن محمد بن علی
رضی اللہ تعالیٰ عنہم وہ اپنے والد سے راوی ہیں
کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے (بارش
کے لئے دعائیں) چادر مبارک الٹی تاکہ قحط ختم
ہو جائے۔ (ت)

امام نووی شرح صحیح مسلم میں فرماتے ہیں،

قالوا والتحويل شرع تفاؤلا لتغيير الحال
من القحط الى نزول الغيث والمخصب و
من ضيق الحال الى سعته۔
انہ کرام نے فرمایا کہ چادر الٹانا اس لئے مشروع ہے
کہ قحط سے بارش کی طرف اور تنگی سے خوشحالی کی
طرف حالت کو تبدیل کرنے کے لئے نیک فال بن سکے۔

اسی لئے بخروانی کے بعد جو اس کے دفع شرک و ما تعلیم فرمائی ساتھ ہی یہ بھی ارشاد ہوا کہ کروٹ بدل لے
تاکہ اُس حال کے بدل جانے پر فال حسن ہو

مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ نے جابر بن عبد اللہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ حضور علیہ السلام
نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی ناپسندیدہ خواب
دیکھے تو تین مرتبہ بائیں جانب بٹھو کے اور اعوذ باللہ
من الشیطان الرجیم تین مرتبہ پڑھے اور اپنی کروٹ
دوسری جانب بدل لے۔ (ت)

علامہ مناوی تیسیر میں لکھتے ہیں، تفاؤلا بتحول تلك الحال (تاکہ اس سے نجات کئے

لہ سنن الدارقطنی کتاب الاستسقا حدیث ۲ مطبوعہ نشر السنۃ ملتان ۶۶/۲
لہ شرح مسلم للنووی مع مسلم کتاب صلوۃ الاستسقا نور محمد اصح المطابع کراچی ۱۹۲/۱
لہ صحیح مسلم کتاب الرؤیا " " " " ۲۴۱/۲
لہ سنن ابوداؤد باب فی الرؤیا " " " " ۶۸۵/۲
لہ التیسیر شرح الجامع الصغیر حدیث اذا رمی احدکم کے تحت مکتبہ ام عثمانی الریاض ۹۴/۱

نیک فال بن سکے۔ ت) اسی لئے ہنگام استسقا پشت دست جانب آسمان رکھے کہ ابر چھانے اور باران آنے کی فال ہو۔

مسلم عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم استسقی فاشار بظہر کفینہ الی السماء
مسلم نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جب بارش کے لئے دعا فرماتے تو ہتھیلی مبارک کی پشت سے آسمان کی طرف اشارہ فرماتے (ت)

اشعة اللغات شرح مشکوٰۃ میں ہے :
طیبی گفتہ ایں نیز برائے تفاؤل ست بقلب تبدیل حال مثل صلیع و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم در تحویل روا اشارتست بمطلوب کہ بطون سحاب بجانب زمین گردد و بریزد انچہ در دست از امطار رواند اللہ تعالیٰ اعلم

اسی لئے علما نے مستحب رکھا جب دفع بلا کے لئے دعا ہو پشت دست شونے سما ہو گو ہاتھوں سے آتش فتنہ کو بجھانا اور جوش بلا کو دباتا ہے۔ اشعر میں ہے :

گفتہ اندچوں دعائے طلب و سوال چیزے از نعماد بد مستحب است کہ گردانیدہ شود بطون کفہا بجانب آسمان و ہر گاہ کہ برائے دفع و منع فتنہ و بلا باشد پشت ہائے دست بجانب آسمان کند از برائے اطفائے نائرہ فتنہ و بلا و پشت کردن قوت حادثہ و غلبہ آن علیہ
علما نے فرمایا ہے کہ جب کسی نعمت کے حصول کے لئے دعا کی جائے تو مستحب یہ ہے کہ دعائیں ہاتھوں کی ہتھیلیوں کو آسمان کی طرف کیا جائے اور اگر کسی دفع شر کے لئے دعا کی جائے تو پھر ہاتھوں کی پشت کو آسمان کی طرف کیا جائے تاکہ فتنہ اور مصیبت کی شدت کم ہو اور حادثہ کی قوت و غلبہ پست ہو جائے۔ (ت)

۲۹۳/۱	مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی	کتاب صلوٰۃ الاستسقا	صحیح مسلم
۶۲۳/۱	نور رضویہ سکھر	" " "	اشعة اللغات
"	" " "	" " "	" " "

اسی لئے دعا کے بعد چہرے پر ہاتھ پھیرنا مسنون ہوا کہ حصول مراد و قبول دعا کی فال ہو گویا دونوں ہاتھ خیر و برکت سے بھر گئے اس نے وہ برکت اعلیٰ و اشرف اعضاء پر اُلٹی کہ اس کے توسط سے سب بدن کو پہنچ جائے گی۔ ترمذی و حاکم کی حدیث میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے :

کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا رفع یدیه فی الدعاء لم یحطھما حتی یمسح بہما وجھہ۔
 حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب دعا میں ہاتھ اٹھاتے تو چہرہ مبارک پر پھیرتے بغیر ہاتھوں کو نیچے نہ کرتے۔ (ت)

علامہ عبد الرؤف مناوی تیسیر میں فرماتے ہیں :
 تفاؤلا باصابة المراد وحصول الامداد۔
 مراد کو پانے اور امداد حاصل کرنے کے لئے نیک فال کے طور پر۔ (ت)

اور حدیث حسن :
 ابی داؤد عن السائب بن یزید عن ابیہ انت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان اذا دعا فرفع یدیه مسح وجھہ بیدیه۔
 ابو داؤد نے حضرت سائب بن یزید سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کیا کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب دعا فرماتے تو ہاتھ اٹھا کر چہرہ مبارک پر ملتے۔ (ت)

کے نیچے لکھا :
 تفاؤلا و تیا منابان کفیه ملتاخیرا فافاض منه علی وجھہ۔
 اور حدیث ابی داؤد :
 بیہقی عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سلوا اللہ ببطون اکفکم

بیہقی حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے روایت فرماتے ہیں کہ آپ

۱۔ جامع الترمذی "الدعوات" باب ما جاء فی رفع الیدین عند الدعاء۔ مطبوعہ مدینہ منورہ کتب خانہ رشیدیہ دہلی ۱۴۲/۲
 المستدرک علی الصحیحین کتاب الدعاء مسح الوجہ بالیدین مطبوعہ دار الفکر بیروت ۵۳۶/۱
 ۲۔ التیسیر شرح الجامع الصغیر حدیث کان اذا رفع یدیه فی الدعاء تحت مکتبہ امام الشافعی الریاض ۲۵۰/۲
 ۳۔ " " " " حدیث کان اذا دعا فرغ کے تحت " " " " ۲۴۹/۲

نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے اپنے ہاتھوں کے باطن میں
سوال کرو اور ہاتھوں کی پشت میں سوال نہ کرو اور
جب دعا سے فارغ ہو جاؤ تو ہاتھوں کو چہرے
پر پھیرو۔ (ت)

ولا تثلوا بظهورها فاذا فرغتم فامسحوا
بها وجوهكم۔

کے تحت میں لکھا :

تاکہ نیک فال ہو سکے کہ مطلوب پالیا اور اس کو
برکت کے لئے چہرے تک پہنچایا جو کہ اعضا میں
افضل ہے اور اس سے تمام بدن میں سرایت
کریے۔ (ت)

تفاؤلا باصابة المطلوب وتبركا بايصاله
الى وجهه الذي هو اشرف الاعضاء و
منه يسرى الى بقية البدن

فاضل علی قاری نے حرز ثمین میں فرمایا :

ہو سکتا ہے کہ یہ اس بات کا اشارہ ہو کہ دعا
قبول ہو چکی ہے اور دفع بلا اور حصول عطا کے لئے
نیک فال بن سکے کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے
ہاتھوں کو خلا اور ملا میں خیر سے خالی ٹھانے پر
حیا فرماتا ہے۔ (ت)

لعل وجهه انه ايماء الى قبول الدعاء و
تفاؤل بدفع البلاء وحصول العطاء
فان الله سبحانه يستحي ان يرد يد عبد
صقراي خاليا من الخير في الخلاء والملاء

اسی طرح صاحب شرع صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نائب جلیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مقاصد شرع پر
لحاظ فرما کر خاص اُن کے موافق یہ چلنا مقرر فرمایا کہ نفی اعراض و عطائے قربت و حصول اغراض و اقبال اجابت
کے لئے فال حسن ہو واللہ تعالیٰ الموفق۔

سادسا صحیح مسلم شریف میں بروایت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما ثابت کہ سید عالم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عین نماز میں چند قدم آگے بڑھے جب جنت خدمت اقدس میں اتنی قریب حاضر کی گئی
کہ دیوار قبلہ میں نظر آئی یہاں تک کہ حضور بڑھے تو اس کے خوشہ ہائے انگور دست اقدس کے قابو میں تھے

فت : آئندہ سطور میں ہدالین لکھ اندر حضرت کی اپنی عبارت ہے اور ہدالین سے باہر حدیث کی عبارت ہے۔ تذیر احمد

۱۔ التیسیر شرح الجامع الصغیر حدیث سلوا اللہ کے تحت مکتبہ امام الشافعی الریاض ۴/۲
۲۔ حرز ثمین حواشی حصین مع حصین آداب الدعاء افضل المطالع اندیا ص ۱۱

اور یہ نماز صلوٰۃ الکسوف تھی۔

وذلك قوله (بعد ما وصف صلوٰۃ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی الکسوف) ثم تأخر (یعنی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) وتأخرت الصفوف خلفه حتی انتهینا (قال مسلم وقال ابوبکر یعنی ابن ابی شیبہ شیخہ حتی انتہی) الی النساء ثم تقدم وتقدم الناس معه حتی قام فی مقامه فانصرف حين انصرف وقد اضت الشمس فقال (وقص الحديث حتی قال) ما من شیء توعدونه الا وقد مرايته فی صلوٰۃ هذه لقد جئت بالنار وذلکم حين مرايتهم فی تأخرت (وساق الخبر الی ان قال) ثم جئ بالجنة وذلکم حين مرايتهم فی تقدمت حتی قمت فی مقامی ولقد مددت یدی وانا امرید ان اتناول من شراها (الحديث مختصر)

ان کا قول یہ کہ سورج گرہن کی نماز کو بیان کرتے ہوئے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نماز میں پیچھے ہٹ گئے اور آپ کے پیچھے صفیں بھی ہٹ گئیں حتیٰ کہ ہم ہٹ گئے، مسلم نے فرمایا کہ ان کے استاد ابوبکر ابن ابی شیبہ نے فرمایا یعنی ہم عورتوں کی صف تک پیچھے ہٹ گئے، پھر حضور علیہ السلام آگے بڑھے اور لوگ بھی آپ کے ساتھ آگے بڑھ گئے حتیٰ کہ حضور علیہ السلام اپنے پہلے مقام پر کھڑے ہوئے، جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو سورج روشن ہو گیا، پس انھوں نے کہا کہ راوی نے پوری حدیث بیان کرتے ہوئے کہا کہ آپ نے فرمایا تمہیں جن امور کا وعدہ دیا گیا میں نے نماز میں ان سب چیزوں کو دیکھا ہے اور حقیق میرے سامنے آگ (جہنم) پیش کیا گیا یہ اس وقت ہوا جب تم نے مجھے پیچھے ہٹے ہوئے دیکھا اور واقعہ بیان کرتے ہوئے راوی نے کہا، پھر آپ نے فرمایا میرے سامنے جنت کو پیش کیا گیا اور یہ اس وقت ہوا جب تم نے مجھے آگے بڑھتے ہوئے دیکھا حتیٰ کہ میں اپنی جگہ کھڑا ہوا اور میں نے اپنا ہاتھ بڑھایا اس خیال سے کہ میں جنت کا پھل حاصل کروں (الحديث مختصراً)۔ (ت)

اسی طرح جب ارباب باطن و اصحاب مشاہدہ یہ نماز پڑھ کر بروجر تو سل عراق شریف کی طرف متوجہ ہوتے ہیں انوار و برکات و فیوض و خیرات اس جانب مبارک سے باہزاراں جوش و ہجوم پیہم آتے نظر آتے ہیں، یہ بیتا پانہ ان خوشہائے انگور حیات نور و باغات سرور کی طرف قدم شوق پر بڑھتے اور ان عزیز مہمانوں کے لئے رسم باجمال تلقی و استقبال بجالاتے ہیں سبحان اللہ کیا جائے انکار ہے اس نیک بندے پر جو اپنے رب کی برکات و خیرات کی طرف مسارعت کرے۔

ان جنتکم قاصدا السعی علی بصری

لہ اقص حقا و ای الحق ادیت

(اگر میں تمہارے قصد سے آؤں تو آنکھوں کے ہل دوڑتا ہوں آؤں، تو حق ادا نہ کر سکوں اور کونسا حق ہے جو میں نے ادا کر دیا ہے)

رہے ہم عامی جن کا حصہ یہی شقشقہ لسان واضطراب ارکان ہے و بس نسأل اللہ العفو والعافیۃ (ہم اللہ تعالیٰ سے عافیت کا سوال کرتے ہیں۔ ت) ہم اس امر تجلی میں اُن اہل بصائر کے طفلی ہیں صر
وللاضرض من کأس الکرام نصیب

(کریم حضرات کے پیالوں سے زمین کا بھی حصہ ہے)

جیسے نماز کہ اس کے اکثر افعال و احکام ان اسرار و حکم پر مبنی جو حقیقہ صرف احوال سنیہ اہل قلوب پر مبنی پھر عوام بھی صورت احکام میں اُن کے مشارک مثلاً نماز نہاری میں اخفاء واجب ہو اور کبلی میں جہر کہ میل آیت لطف ہے اور اس کی کجی لطیف اور نہار آیت قہری ہے اور اس کی تجلی شدید پھر تجلی جہری تجلی ستری سے بہت قوی و گرم تر لہذا تعدیل کے لئے تجلی قہری کے ساتھ ٹھنڈی تجلی رکھی گئی اور لطفی کے ساتھ گرم، جمعہ و عیدین میں باوجود نہایت حکم جہر ہوا کہ بوجہ کثرت حاضرین اس حاصل اور دہشت نازل اور قلب بوجہ شہود تجلی سے قدرے ذابل بھی ہوگا، معہذا ایک ہفتہ کی تقصیرات جمع ہو کر حجاب میں گونہ قوت پیدا کرتی ہیں تو گاہے ماہے یہ معاملہ مناسب ہو جو اپنی حرارت سے اُسے گلادے جیسے اطباء خطوط و قیقہ دیکھنے سے منع کرتے اور نادراً بغرض قرین اُسے علاج سمجھتے ہیں اور کسوف میں جو جماعت کثیر اور وقفہ طویل ہے پھر بھی اخفاء ہی رہا کہ وہ وقت تخلیف و تجلی جلال اور وقفہ طویل ہے جہر نہ ہو سکے گا، اسی لئے ہمارے نزدیک نماز جنازہ میں اصلاً قرأت نہیں کہ یہ ہیبت عظیم و تجلی جلال تجلی شدید قرآنی سے جمع نہ ہو اور جو قرأت کہتے ہیں وہ بھی جہر نہیں رکھتے کہ شدت بر شدت بڑھ جائے گی۔ شب کو آٹھ رکعت تک ایک نیت سے جائز اور دن کو چار سے زیادہ منع کہ سنت الہیہ ہے تجلی شیئاً فشیئاً وارد کرتے اور ہر ثانی میں اول سے قوی بھیجتے ہیں تو تجلی گرم نہاری کے ساتھ چار سے آگے تاب نہ آئے گی اسی لئے ہر دو رکعت پر جلسہ طویلہ کا حکم ہوا کہ خوب آرام پالے، اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی یاد و واجب ہوئی کہ لطف جمال سے حظ اٹھالے اور پچھلی رکعتوں میں قرأت معاف کہ تجلیات برحق جائیں گی شاید و شوری ہو اور منفرد جہر واجب نہیں کہ بوجہ تنہائی دہشت و ہیبت زیادہ ہوتی ہے عجب نہیں کہ تاب نہ لائے تو اُسے اُس کے حال و وقت پر چھوڑنا مناسب رکوع و سجود میں قرأت قرآن ممنوع ہوئی کہ ان کی تجلی تجلی قیام سے سخت اشد دوسری تجلی شدید قرأت مل کر

افراط ہوگی نیز قعود میں قراست ممنوع ہوئی کہ وہ آرام دینے کے لئے رکھا گیا تجلی قرآنی کی شدت مل کر اسے مقصود سے خالی کر دے گی اسی لئے رکوع کے بعد قومہ کا حکم ہوا کہ اس تجلی قوی سے آرام لے کر تجلی اتوی کی طرف جائے ورنہ تاب نہ لائے گا اسی بنا پر بین السجدتین الطلین سے بیٹھنا واجب کیا گیا کہ تجلی سجدہ ثانیہ اور اشد واعظم ہوگی اشد براشد کی توالی سے بنیان بشری نہ منہدم ہو جائے۔ امام عارف باللہ عبد الوہاب شعرائی قدس سرہ الربانی میزان میں نقل فرماتے ہیں:

انہ وقع لبعض تلامذۃ سیدی عبد القادر جیلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ سجد فصار یضمحل حتی صار قطرة ماء علی وجه الارض فاخذہا سیدی عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بقطنۃ ودفنہا فی الارض وقال سبحن اللہ مرجع الی اصلہ بالتجلی علیہ۔

یعنی حضور پر نور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعض مریدوں نے سجدہ کیا جسم گھٹنا شروع ہوا یہاں تک کہ گوشت پوست ہڈی پلکی کسی شے کا نشان نہ رہا صرف ایک بوند پانی کی زمین پر پڑی رہ گئی حضور پر نور نے رُوئی کے پھوٹے سے اٹھا کر زمین میں دفن کر دی اور فرمایا سبحن اللہ تجلی کے سبب اپنی اصل کی طرف پلٹ گیا۔

قسمت نگر کہ گشتہ شمشیر عشق یافت

مرگے کہ زندگان بدعا آرزو کنند

(قسمت دیکھ کر عشق کی تلوار کے مقتول نے ایسی موت کو پایا جس کے لئے زندہ لوگ دعا کی آرزو کرتے ہیں)

سابعاً دیدہ انصاف بے غبار و صاف ہو تو احادیث صحیحہ سے اس کا بھی پتا چلتا ہے کہ جہاں جانا چاہے اس طرف چند قدم قریب ہونا اور جہاں سے جُدائی مقصود ہو اس سے کچھ گام دُور ہونا بھی نافع و بکار آمد ہوتا ہے جب کمالِ قرب و بُعد یسر نہ ہو۔ طبرانی نے معجم کبیر اور حاکم نے بسند صحیح مستدرک میں بر شرط شیخین ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کل شیء یتکلم بہ ابن آدم فانہ مکتوب علیہ فاذا اخطا الخطیئۃ ثم احب ان یتوب الی اللہ عزوجل فلیأت بقعة

آدمی کا ہر بول اس پر لکھا جاتا ہے تو جو گناہ کرے پھر اللہ تعالیٰ کی طرف توبہ کرنا چاہے اسے چاہئے بلند جگہ پر جائے اور اللہ تعالیٰ کی طرف ہاتھ پھیلا کر

مرتفعة فليمد يديه الى الله ثم يقول
اللهم افي اتوب اليك منها لا ارجع اليها ابدا
فانه يغفر له ما لم يرجع في عمله ذلك
کہ الہی! میں اس گناہ سے تیری طرف رجوع لاتا
ہوں اب کبھی اُدھر عود نہ کروں گا، اللہ تعالیٰ اس
کے لئے مغفرت فرما دے گا جب تک اس گناہ کو
پھر نہ کرے۔

توبہ کے لئے بلندی پر جانے کی یہی حکمت ہے کہ حتی الوسع موضع مصیبت سے بُعد اور محل طاعت و منزل رحمت یعنی
آسمان سے قُرب حاصل ہو، جب سیدنا موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا زمانہ انتقال قریب آیا بن میں تشریف
رکھتے تھے اور ارض مقدسہ پر جبارین کا قبضہ تھا وہاں تشریف لے جانا عیسٰی نہ ہوا دعا فرمائی کہ اس پاک زمین
سے مجھے ایک سنگ پر تاب قریب کر دے۔ بخاری، مسلم، نسائی ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی،
ارسل ملک الموت الى موسى عليهما الصلوة والسلام (فذاكر الحديث الى ان قال) نسأل
الله ان يدنيه من الارض المقدسة
مس مية بحجر
موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف اللہ تعالیٰ نے
ملک الموت کو بھیجا، پس حدیث کو بیان کرتے یہاں
تک بیان کیا کہ موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے
سوال کیا کہ مجھے بیت المقدس کے اتنا قریب کر دے
جتنا کہ پتھر پھینکنے کا فاصلہ ہوتا ہے۔ (ت)

شیخ محقق رحمہ اللہ تعالیٰ شرح مشکوٰۃ میں دُعاے موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یوں ترجمہ کرتے ہیں:
نزدیک گردان مرا ازان اگرچہ بمقدار یک سنگ
اندازہ باشد
مجھے اس قدر نزدیک کر دے اگرچہ ایک پتھر کا
اندازہ ہو۔ (ت)

ظاہر ہے کہ ہنگام حاجت سروسر عراق شریف کی حاضری متعذر لہذا چند قدم اس ارض مقدسہ
کی طرف چلنا ہی مقرر ہوا کہ ملا یدرک کلہ لا یتروک کلہ وللہ الحمد دقہ وجلہ (جو کل حاصل
نہ ہو سکے تو وہ مکمل چھوڑا بھی نہ جائے، اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہر چھوٹی اور بڑی حمد ہے۔ ت) ربی عدد
یا زودہ کی تخصیص، اس کی وجہ ظاہر کہ ان اللہ تعالیٰ وتریحب الوتر اللہ تعالیٰ طاق ہے طاق کو

۱/۵۱۶ المستدرک علی الصحیحین کتاب الدعاء دعا قضاء الرین مطبوعہ دار الفکر بیروت
۱/۴۸۴ صحیح بخاری باب وفات موسیٰ علیہ السلام ۱/۴۸۴ قیدی کتب خانہ کراچی
۲/۲۶۴ صحیح مسلم باب من فضائل موسیٰ علیہ السلام ۲/۲۶۴ نور محمد اصح المطابع کراچی
۳/۴۵۳ اشعۃ اللمعات کتاب القتن باب بدأ الخلق الخ ۳/۴۵۳ نوریہ رضویہ سکھر
۱/۶ جامع الترمذی ابواب الوتر مطبوعہ امین کمپنی کتب خانہ رشیدیہ دہلی
۲/۲۷۶، ۲۷۷، ۲۵۸، ۱۵۵، ۱۰۹، ۲/۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴،

دوست رکھتا ہے قالہ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رواہ الامام احمد عن ابن عمر بسند صحیح والترمذی عن علی بسند حسن وابن ماجہ عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین (یہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد مبارک ہے، اس کو امام احمد نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے اور ترمذی نے سند حسن کے ساتھ علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور ابن ماجہ نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ ت) اور افضل الاوتار و اول الاوتار ایک ہے مگر یہاں تکثیر مطلوب اور اس کے ساتھ تیسیر بھی ملحوظ، لہذا یہ عدد مختار ہوا کہ یہ افضل الاوتار کا پہلا ارتفاع ہے جو خود بھی وتر اور مشابہت زوج سے بھی بعید کہ سوا ایک کے اُس کے لئے کوئی کسر صحیح نہیں اور اس سے ایک گھٹا دینے کے بعد بھی جو زوج حاصل ہوتا ہے زوج محض ہے نہ زوج الا وناج کہ اس کے دونوں حصص متساویہ خود افراد ہیں بلکہ خلومرتبہ پر وہ بعینہ ایک ہے۔ شاہ ولی اللہ حجتہ اللہ الباقہ میں لکھتے ہیں :

الشرح لم یخص عدد الا لحکم ترجع الی اصول، الاول ان الوتر عدد مبارک لا یجاوز عنہ ما کان فیہ کفایۃ، ثم الوتر علی مراتب، وتر لیشبه الزوج کالتسعة والخمسة فانہما بعد اسقاط الواحد ینقسمان الی زوجین والتسعة وان لم تنقسم الی عددین متساویین فانہا تنقسم الی ثلثة متساویۃ، و امام الاوتار الواحد وحید اقضت الحکمة ان یؤمر باكثر منها اختار عدداً یحصل بالترفع کالواحد یترفع الی احد عشر احد ملتقطا۔

شرع شریف میں عدد کی تخصیص صرف ایسے حکم کے لئے کی جاتی جو کئی معانی کی طرف راجع ہوتا ہے اول یہ کہ وتر ایسا مبارک عدد ہے کہ اس سے تجاوز اس وقت تک جائز نہیں جبکہ اس وتر میں کفایت موجود ہے پھر وتر کے کئی اقسام ہیں ایک وتر زوج کے مشابہ ہوتا ہے جیسا کہ نو اور پانچ کا عدد کہ یہ دونوں ایسے ہیں کہ ان دونوں میں سے ایک ایک کو سا قط کر دیا جائے تو یہ دونوں برابر تقسیم ہو کر دو زوج بن جاتے ہیں، اور نو کا عدد خود اگرچہ دو جفت (زوج) پر تقسیم نہیں ہوتا مگر تین مساوی عددوں پر منقسم ہوتا ہے، تمام وتروں کا امام (اصل) ایک کا عدد ہے اور حکمت کا تقاضا ہو تو زیادہ عدد کا تب حکم ہوتا کہ وہ عدد بڑھ کر واحد کی طرح ہو جائے مثلاً گیارہ ہو جائے احد ملتقطا (ت)

اس کے بعد فقیر گدائے سرکار قادریہ غفر اللہ لہ کل ذنب و خطیئۃ نے سرکار غوثیت مدار سے اس عدد مبارک کے اختصار پر بعض دیگر نکات جمیلہ عظیمہ جلیلہ پائے ہیں کہ توفیق اللہ تعالیٰ رسالہ مبارک انہا راکا نوار من صبا صلوة الاسرار میں ذکر کئے یہاں ان کا بیان زخمہ برنو و پس گاواں

فمن شاء فليرجع الى ذاك التحير الانيق
والله سبحانه ولى التوفيق وبيده امر ملة
التحقيق وصلى الله تعالى على سيدنا و
مولانا محمد وآله وصحبه اجمعين۔

اگر کوئی چاہے تو اس صاف ستھری تحریر کی طرف رجوع کر سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ پاک ہے، اور مجھے توفیق ملی، جبکہ اللہ کے فیض میں ہی تحقیق کی لگام ہے۔ اور صلوة و سلام ہو ہمارے آقا محمد اور ان کی آل و صحابہ

سب پر۔ (ت)

بالجملہ اس نماز مقدس میں اصلاً کوئی محذور شرعی نہیں، اور خود کون سا طریقہ دیانت و انصاف ہے کہ جو امر حضور پر نور محی الملة، مقیم السنۃ، ملاذ العلماء، معاذ العرفاء، وآرث الانبیاء، ولی اللہ، منبع الارشاد، مرجع الافراد، امام الامم، مالک الامر، کاشف الغم، ملجأ الامر، قطب العلم، غوثنا الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاه و جعل حوزنا فی الدارین سر ضاہ (اللہ تعالیٰ ان کی رضا کو دونوں جہان میں ہماری جان کا موتی بنائے۔ ت) ارشاد فرمائیں اور حضور کے اصحاب اکابر انجباب قدست اسرارہم و شہدت انوارہم (ان کے اسرار مقدس اور ان کے انوار تام کئے جائیں۔ ت) کہ بالیقین اعظم علماء و اجلہ کلام تھے اُسے بجلائیں اور طبقہ قطبۃ اولیاء و علمائے سلسلہ عالیہ قادریہ دوح ارواح اصحابہا و ادوی قلوبنا بناہل عبا بہا (اللہ تعالیٰ ان کی ارواح کو معطر فرمائے اور ہمارے دلوں کو ان کے جاری چشموں سے سیراب فرمائے۔ ت) اسے اپنا معمول بنائیں اور ثقات علماء و کبار اولیاء اپنی تصانیف میں اُسے نقل و روایت کریں اجازتیں ہیں اجازتیں ہیں اور منکرین مکابرین کو اصلاً قدرت نہ ہو کہ آیت و حدیث تو بڑی چیز ہے کہیں دو چار عمائدین و فقہائے معتمدین ہی سے اُس کا رد و انکار ہے اعانت کذب و اختلاق و مکابرہ و شقاق ثابت کر سکیں ایسی جلیل چیز جلیل عزیز کو محض اپنی ہوائے نفسانی و اصول بہتانی کی بنا پر بلحاظ اصل مذہب بشرک قطعی اور فاعلون مجوزوں کو معاذ اللہ مشرک جہنمی اور بخوف اہل حق تسہیل امر کو ہمارے جی سے صرف فاسق بدعتی بتائے اور انکار ارشاد سید الاولیاء و تفضیل و تفسیق علماء و عرفا کا وبال عظیم گردن پر اٹھائیے وسیع علم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون (اور اب جان جائیگے ظالم کہ کس کروٹ پلٹا کھائیں گے۔ ت) اور حضرات منکرین کا یہ کہنا کہ صحابہ

تابعین سے منقول نہیں، صحابہ محبت و تعظیم میں ہم سے زیادہ تھے ثواب ہوتا تو وہی کرتے۔
 اولاً وہی معمولی باتیں ہیں جن کے جواب علمائے اہلسنت کی طرف سے ہزار ہزار بار ہو چکے جسے آفتاب
 روشن پر اطلاع منظور ہو ان کی تصانیف شریفہ کی طرف رجوع لائے، علی الخصوص کتاب "مستطاب" اصول الرشاد
 اقمہ مبانی الفساد و کتاب الاجواب اذاقۃ الاثام لمناہی عمل المولد والقیام وغیرہما تصانیف
 طیفہ و تالیف مہیضہ حضرت تاج الحقیقین سراج المدققین حامی السنن مآجی الفتن بقیۃ السلف حجۃ الخلف
 فردالامثال فخر الاکابر و آثر العلم کابر اعن کابر سیدی و والدی حضرت مولانا مولوی محمد تقی علی خاں صاحب محمدی سنی
 حنفی قادری برکاتی بریلوی اعظم اللہ اجرہ و نور قبرہ و قدس سرہ و رزقنا برہ و اعطاک المسرہ
 و وقاہ المضرة و کل معرة بجاه المصطفى و آلہ الشرفا علیہ و علیہم الصلوٰۃ و الثنا
 امین امین یا اهل التقوی و اهل المغفرۃ (اللہ تعالیٰ ان کا اجر بڑا کرے، ان کی قبر کو منور کرے،
 ان کے اسرار کو مقدس بنائے، ان کی بھلائی ہمیں نصیب فرمائے اور ان کو سرور عطا فرمائے، اور ان کو
 ہر ضرر و تکلیف سے محفوظ فرمائے، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ان کی آل کی وجاہت کی برکت سے علیہم
 الصلوٰۃ والسلام اے تقویٰ اور مغفرت والو!) اور فقیر غفر اللہ تعالیٰ بھی اس بحث اور اس کے امثال
 کو بوجہ اجمال رسالہ اقامۃ القیامۃ علی طاعن القیام لنبی تھامۃ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و رسالہ
 "منیر العین فی حکم تقبیل الایہامین" وغیرہما اپنے رسائل و مسائل میں بقدر کفایت متفق کر چکا و الحمد
 للہ رب العالمین۔

ثانیاً یہاں تو ان جہالات کا کوئی عمل ہی نہیں، یہ نماز ایک عمل ہے کہ قضائے حاجات کے لئے
 کیا جاتا ہے اور اعمالِ مشائخ میں تجدید و احداث کی ہمیشہ اجازت، شاہ ولی اللہ ہوامع میں لکھتے ہیں،
 اجتہاد و اختراع اعمال تصریفیہ را کشاہ است جاری اعمال میں اجتہاد سے اختراع کا راستہ کشاہ
 مانند استخراج اطباء نے خجائے قرابادین را ایس فقیر ہے جیسا کہ طبیب حضرات کے ہاں قرابادین کے نسخوں
 را معلوم شدہ است کہ در وقت صبح صادق تا میں ہے اس فقیر کو معلوم ہے کہ صبح صادق تاروشنی
 اسفار مقابل صبح نشستن و چشم را باں نور و روشن بیٹھا اور منہ مشرق کی طرف کرنا اور آنکھوں کو صبح کے
 و یا نور را گفتن تا ہزار بار کیفیت ملکیہ را قوت نور پر لگانا اور یا نور ہزار بار تک پڑھنے سے
 میدہ و احادیث نفس را می نشان دہ قوت ملکیہ حاصل ہوتی ہے اور دل کی باتوں پر آگاہی
 ہوتی ہے۔ (ت)

لہ ہوامع شاہ ولی اللہ

اسی میں ہے :

چند نوع از کرامت از بیچ ولی الاما شاء - اللہ منفک
نمی شود از انجمله ظهور تاثیر در اعمال تصرفیہ او تا عامل
بفیض او منتفع شوند احد مخلصاً -
چند کرامتیں ایسی ہیں جو کسی لی سے جدا نہیں ہو پاتیں
جن میں ایک یہ کہ اس کے جاری اعمال و وظائف
کی ایسی تاثیر جو ان پر عمل پیرا کو اس کے فیض سے نفع
دیتی ہے احد مخلصاً (ت)

خود شاہ ولی اللہ اور ان کے والد شاہ عبدالرحیم صاحب اور ان کے فرزند ارجمند شاہ عبدالعزیز صاحب
نے ہر گونہ حاجات کے لئے صدیا اعمال بتائے کہ تازہ بنے تھے جن کا پتا قرونِ ثلاثہ میں اصلانہ تھا بعض اُن میں سے
فقیر نے اپنے رسالہ منیر العین فی حکم تقبیل الکبھامین میں ذکر کئے، اور خود اُن کی "قول الجلیل" ایسی
باتوں کی حائز و کفیل۔ جامع ترسئے شاہ ولی اللہ کتاب الانبیاہ فی سلاسل اولیاء اللہ میں تصریح کرتے
ہیں کہ انھوں نے جو اہر خمسہ شیخ محمد غوث گویا ری علیہ رحمۃ الباری کی سندیں اور اس کے اعمال کی اجازتیں اپنے
استاذ علم حدیث مولانا ابوطاہر مدنی و شیخ محمد سعید لاہوری مرحومین سے حاصل کیں، حیث قال :

اس فقیر نے شیخ ابوطاہر کردی کے ہاتھ سے خرقہ پہنا
اور انھوں نے جو اہر خمسہ کے تمام وظائف کی اجازت
دی یہ اجازت اُن کو اپنے والد شیخ ابراہیم کردی سے
اور اُن کو اپنے شیخ احمد قشاشی سے اور ان کو شیخ
احمد شناوی اور ان کو سید صبغۃ اللہ سے ان کو شیخ
وجہ الدین علوی گجراتی سے ان کو شیخ محمد غوث
گویا ری سے۔ نیز خرقہ پایا شیخ ابوطاہر نے احمد غلی
سے ان کی آفری سند تک۔ اور نیز فقیر جب حج کے
سفر میں لاہور پہنچا تو وہاں شیخ محمد سعید لاہوری کی
دست بوسی کی تو انھوں نے مجھے دعائے سیفی کی
اجازت مرحمت فرمائی بلکہ انھوں نے ان تمام وظائف

ایں فقیر خرقہ از دست شیخ ابوطاہر کردی پوشیدہ
و ایثان لعل انچہ در جو اہر خمسہ است ایجازت دارند
عن ابیہ الشیخ ابراہیم الکردی عن الشیخ
احمد القشاشی عن الشیخ احمد الشناوی
عن السید صبغۃ اللہ عن الشیخ وجیہ
الدین علوی الکجراتی عن الشیخ محمد
غوث الکوئیاری و ایضاً لبسہا الشیخ
ابوطاہر عن الشیخ احمد النخلی بسندہ
الی آخرہ و ایضاً ایں فقیر در سفر حج چون بلاہور
رسید و دست بوس شیخ محمد سعید لاہوری دریافت
ایثان اجازت دعائے سیفی دادند بل اجازت

لہ ہوامع شاہ ولی اللہ

سلسلہ الانبیاہ فی سلاسل اولیاء مترجمہ طریقہ شطاریہ مطبوعہ آرمی برقی پریس دہلی ص ۱۳۷

جميع اعمال جواہر خمسہ وسند خود بیان کردند و ایشان
دریں زمانہ یکی از اعیان مشائخ طریقہ احسنیہ و
شطاربیہ بودند و چون کسے را اجازت می دادند او را
دعوت رجعت نمی شود و رحمہ اللہ تعالیٰ بسند قال
الشیخ المعمر الثقہ حاجی محمد سعید
لاہوری اخذت الطریقۃ الشطاربیۃ واعمال
الجواہر الخمسۃ من السیفی وغیرہ عن
الشیخ محمد اشرف لاہوری عن الشیخ
عبد الملک عن الشیخ البایزید التافہ
عن الشیخ وجیہ الدین الکجراتی عن
الشیخ محمد غوث الکوالیاری انتہی۔

واعمال کی اجازت دی جو جواہر خمسہ میں ہیں، اور
انہوں نے اپنی سند بھی بیان کی اور آپ اس زمانہ
کے مشائخ شطاربیہ احسنیہ کے سلسلہ کے خاص بزرگوں
میں سے تھے، اور جب آپ کسی کو اپنے سلسلہ کی
اجازت دیتے تو پھر اس کو رجوع کی حاجت نہ رہتی
(اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے) سند یہ شیخ بزرگ باوثوق
حاجی محمد سعید لاہوری نے فرمایا کہ میں نے سلسلہ شطاربیہ
اور جواہر خمسہ کے وظائف و اعمال سیفی وغیرہ، شیخ
محمد اشرف لاہوری انہوں نے شیخ عبد الملک بایزید
ثانی سے انہوں نے وجیہ الدین کجراتی انہوں نے شیخ
محمد غوث کوالیاری سے حاصل کئے، انتہی (ت)

حضرات منکرین ذرا مہربانی فرما کر جواہر خمسہ پر نظر ڈال لیں اور اُس کے اعمال کا ثبوت قرونِ ثلاثہ سے
وہ دیں بلکہ اپنے اصول مذہب پر ان اعمال کو باعث و شرک بھی لے بچالیں جن کے لئے شاہ ولی اللہ جیسے
سنتی موجدِ محدثانہ سند لیتے اور اپنے مشائخ حدیث و طریقت سے اجازت حاصل کرتے ہیں زیادہ نہ سہی یہی
دعاے سیفی جس کی نسبت شاہ ولی اللہ نے لکھا کہ میں نے اپنے شیخ سے اخذ کی اور اجازت لی اسی کی ترکیب
میں ملاحظہ ہو کہ جواہر خمسہ میں کیا لکھا ہے،

ناد علی ہفت بار یا سہ بار یا یکبار بخواند ۱ آل
اینست ناد علیا مظهر العجاائب تجددہ
عونالک فی النوائب کل ہم وغم سینجلی
بولایتک یا علی یا علی یا علی ۲
۳ سلمہ ۴ قال اللہ تعالیٰ واذا اخذ
اللہ میثاق الذین او توالکتاب لتبیننہ

ناد علی سات بار یا تین بار یا ایک بار پڑھو اور
وہ یہ ہے، ۱ پناہ علی کو جو عجائب کے مظہر ہیں تو
ان کو اپنے مصائب میں مددگار پائے گا ہر پریشانی
اور غم ختم ہوگا آپ کی مدد سے یا علی یا علی یا علی (ت)
اور جب خدا نے عہد لیا اُن لوگوں سے جنہیں کتاب
دی گئی اسے صاف بیان کر دیں گے لوگوں سے

لہ الانتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ مترجم طریقہ شطاربیہ مطبوعہ آرمی برقی پریس دہلی ص ۱۳۸
۲ فتح الغیب ضمیمہ جواہر خمسہ مترجم اردو ناد علی کا بیان دارالاشاعت کراچی ص ۲۵۳

اب کیا فرماتے ہیں علمائے ملت نجدیہ ہذا ہم اللہ تعالیٰ الی الملۃ الخنفیۃ (اللہ تعالیٰ ان کو حق کی طرف
 رجوع کنیوالی ملت کی طرف رہنمائی کرے) کہ جو لوگ نادعلی پڑھیں پڑھائیں، سیکھیں اُس کی سندیں دیں اجازتیں لائیں اس کے
 سلسلے کو سلاسل اولیاء اللہ میں داخل کر جائیں اُس کے حکم دینے والوں کو ولی کامل بتائیں اپنا شیخ و مرشد و مرجع
 سلسلہ بتائیں اُن میں بعض کو بلفظ ثقہ و اعیان مشائخ اور اُن کی ملاقات کو بکلمہ دستبوس تعبیر فرمائیں انھوں نے
 غم و مصیبت و رنج و آفت کے وقت یا علی یا علی کہنا روا رکھا یا نہیں اور اسے ورد و وظیفہ بنایا یا
 نہیں اور غیر خدا کو خدا کا شریک فی العلم و شریک فی التصرف ٹھہرایا یا نہیں اور وہ اس سبب سے مشرک
 کافر ہے ایمان جہنمی ہوئے یا نہیں پھر جو ایسوں کو اپنا پیر جانیں عالم امت حامی سنت و قطب زماں و
 مرشد دُوراں مانیں (جیسے جناب شاہ عبدالعزیز صاحب) انھیں مقتداۓ دین و پیشواۓ مسلمین بتائیں
 ان کے علم و افضال و عرفان و کمال پر سچے دل سے ایمان لائیں (جیسے تمام اصاغروا کا بر حضرات و یاسیہ)
 انھیں سید الحکماء و سید العلماء و قطب المحققین فخر العرفاء المکملین اعلمہم باللہ و قبلہ ارباب تحقیق و کعبہ
 اصحاب تدقیق و قدوۃ اولیا و زبیدۃ ارباب صفا بلکہ امام معصوم و صاحب وحی تشریفی ٹھہرائیں (جیسے میاں
 اسماعیل دہلوی) ان سب صاحبزادوں کی نسبت کیا حکم ہے یہ حضرات ایک مشرک جو مشرک پسند مشرک آموز کو
 پیر و پیشوا و امام و مقتدا بنا کر سید العلماء و مقبول خدا بنا کر خود بھی کافر و مشرک و مستحق عذاب الیم و مملک
 ہوئے یا نہیں اور ان پر بھی مسئلہ الرضاء بالکفر کفر (کفر پر رضامندی کفر ہے۔ ت) و مسئلہ
 من شک فی کفرہ و عذابہ فقد کفر (جس نے اس کے کفر اور اس کے عذاب پر شک کیا وہ کافر
 ہو گیا۔ ت) و حکم آیت کریمہ و من یتولہم منکفرانہ منہم (تم میں سے جو جس سے محبت کرتا ہے وہ
 انھیں میں سے ہوگا۔ ت) و حدیث صحیح المرء مع من احب (آدمی اسی کھاتا ہے جو کس سے محبت کرتا ہے۔ ت)
 جاری ہو گیا یا نہیں، بینوا توجروا۔ خیر یہ تو جملہ معترضہ تھا پھر اصل مبحث یعنی دربارہ اعمال تجدید و اختراع
 کی طرف چلے، یہی شاہ ولی اللہ صاحب اسی انتباہ میں قضاۓ حاجات کے لئے ختم خواجگانِ چشت
 قدست اسرار ہم کی ترکیب بتاتے اور اس کے آخر میں یوں فرماتے ہیں :

لہ القرآن ۱۸۴/۳

لہ القرآن ۵/۵۱

لہ صحیح البخاری کتاب الادب باب علامۃ الحب فی اللہ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی ۹۱۱/۲

اخیر میں لکھا،

بعد ازاں از جناب خدائے عزوجل حصول مطالب بتوسل
ایں بزرگواراں باید خواست و تاسرا انجام مقصود اومت
باید نمود الخ
اس کے بعد اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجت کے حصول کے لئے
ان بزرگوں کے توسل سے دعا کرنی چاہئے تاکہ انجام
میں دائمی طور پر مقصد ظاہر ہو جائے (ت)

ان صاحبوں سے کوئی نہیں کہتا کہ یہ طریقے قرونِ ثلاثہ میں کہاں منقول ہیں، ان میں کچھ ثواب یا تقرب الی اللہ
کی امید ہوتی تو صحابہ ہی بجالاتے اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی فاتحہ شیرینی پر دلاتے والحمد للہ
علی وضوح الحق (حق کے واضح ہونے پر اللہ تعالیٰ کی حمد ہے۔ ت)

ثالثاً خیر صلوة الاسرار شریف تو ایک عمل لطیف ہے کہ مبارک بندہ اپنے حصول اغراض و دفع اعراض
کے لئے پڑھتا ہے مزاج پرسی ان حضرات کی ہے جو خاص امور ثواب و تقرب رب الارباب میں جو محض اسی نیت سے
کئے جاتے ہیں ہمیشہ تجدید و اخراج کو جائز مانتے اور ان محدثات کو ذریعہ وصول الی اللہ جانتے ہیں وہ کون، شاہ
ولی اللہ، شاہ عبدالعزیز، مرزا مظہر جانجانا، شیخ محمد دالغ ثانی، مولوی اسماعیل دہلوی، مولوی خرم علی بلہوری
وغیرہم جنہیں منکرین بدعتی و گمراہ کہیں تو کس کے ہو کر رہیں، خود شاہ ولی اللہ قول الجہل میں اپنے اور اپنے پیران
مشائخ کے آداب طریقت و اشغال ریاضت کی نسبت صاف لکھتے ہیں:

لہذا ثبت تعین الاداب ولا تملك الاشغال
یہ خاص آداب و اشغال نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
سے ثابت نہ ہوئے۔ (ت)

شاہ عبدالعزیز صاحب حاشیہ قول الجہل میں فرماتے ہیں، اسی طرح پیشوایان طریقت نے جہلات و
ہیأت واسطے اذکار مخصوصہ کے ایجاد کئے ہیں مناسبات مخفیہ کے سبب سے جن کو مرد صافی الذہن اور علوم حقہ کا عالم
دریافت کرتا ہے (انی قولہ) تو اس کو یاد رکھنا چاہئے انتہی بتوجہ البہوری۔

مولوی خرم علی صاحب مصنف نصیحة المسلمین اسے نقل کر کے لکھتے ہیں، یعنی ایسے امور کو مخالف شرع
یا داخل بدعات سمیت نہ سمجھنا چاہئے جیسا کہ بعض کم فہم سمجھتے ہیں انتہی۔

۱۔ معمولات مظہری از مجموعہ کلمات طیبات حاشیہ بر عبارت مذکور نصائح و وصایا مطبوعہ مطبع مجتہاتی دہلی ص ۹۲
۲۔ القول الجہل مع شفاء العلیل گیارہویں فصل مطبوعہ ایچ ایم سعید پبلی کراچی ص ۱۷۳
۳۔ شفاء العلیل ترجمہ القول الجہل چوتھی فصل " " " " ص ۵۱
۴۔ " " " " " " " " " " ص ۵۲
۵۔ " " " " " " " " " " ص ۵۲

میاں اسماعیل دہلوی صراطِ مستقیم میں لکھتے ہیں،

اشغالِ مناسبہ ہر وقت و ریاضات ملائمہ ہر قرن جداجدا
می باشند ولہذا محققان ہر وقت از اکابر ہر طریقی
در تجدید اشغال کو ششہا کردہ اند بناءً علیہ مصلحت
وید وقت چنان اقتضا کرد کہ یک باب ازین کتاب
برائے بیان اشغال جدیدہ کہ مناسب ایں وقت
ست تعیین کردہ شود الخ۔

ہر وقت کے مناسب وظائف اور ہر زمانہ کے لائق
ریاضتیں جدا جدا ہیں لہذا ہر زمانہ کے محققین نے ہر سلسلہ
کے اکابرین سے نئے وظائف حاصل کرنے کی
کوشش کی ہے اس بنا پر میں نے مصلحت دیکھتی کہ وقت
کا تقاضا ہے کہ اس کتاب کا ایک باب نئے وظائف
اعمال میں جو اس وقت کے مناسب ہوں، کے لئے
معیّن کروں الخ

اب خدا جانے یہ حضرات بدعتی کیوں نہ ہوئے اور انھیں خاص ان امور دنیویہ میں جو محض تقرب الی اللہ کے لئے
کئے جاتے ہیں نئی نئی باتیں جو قرآن میں نہ حدیث میں نہ صحابہ میں نہ تابعین میں نکالنی اور عمل میں لانی اور ان سے امید
وصول الی اللہ رکھنی کس نے جائز کی۔

مسلمہ قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم من سئل عن علم فکتبہ الجملہ
اللہ یومر القیمۃ بلجام من نار اخرجہ
احمد و ابوداؤد و الترمذی و حسنہ و النسائی
وابن ماجہ و الحاکم و صححہ عن
ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس سے
کوئی علمی بات پوچھی جائے وہ اسے چھپائے اللہ تعالیٰ
روزِ قیامت اسے آگ کی لگام دے گا۔ اس حدیث
کو ابوداؤد، ترمذی نے تحسین کی۔ نسائی، ابن ماجہ،
حاکم نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسے
صحیح روایت کیا۔ (ت)

اب کیا فرماتے ہیں علمائے ملتِ اسماعیلیہ ہذا مہم اللہ تعالیٰ الی الشریعۃ الحقۃ الابرہیمیۃ
(اللہ تعالیٰ شریعت حقہ ابراہیمیہ کی طرف، ان کی رہنمائی فرمائے۔ ت) کہ دینِ خدا میں ایسی نئی باتیں نکالنا اور
یہ اقرار کر کے کہ کتاب و سنت سے اس کا ثبوت نہیں ان پر عمل کرنا اور انھیں موجبِ ثواب و قربِ رب الارباب
سمجھنا بدعتِ سیئہ شنیعہ ہے یا نہیں، اور یہاں حدیث من احدث فی امرنا مالیس منه فہو

۱۵۹/۲	مطبوعہ آفتاب عالم پریس لاہور	۸۹/۲	امین کمپنی کتب خانہ رشیدیہ دہلی	۴۹۵، ۳۵۳، ۳۴۴، ۳۰۵/۲	دار الفکر بیروت
۱۵۹/۲	مطبوعہ آفتاب عالم پریس لاہور	۸۹/۲	امین کمپنی کتب خانہ رشیدیہ دہلی	۴۹۵، ۳۵۳، ۳۴۴، ۳۰۵/۲	دار الفکر بیروت

مراد (جس نے ہمارے دین میں نئی بات نکالی جو اس میں نہیں تو وہ مردود ہے۔ ت) و حدیث کل بدعة ضلالة (ہر بدعت گمراہی ہے۔ ت) و کل ضلالة في النار (اور ہر گمراہی جہنم میں ہے۔ ت) و حدیث شر الامور محدثاتها (سب سے بُری بات نئے امور ہیں۔ ت) و حدیث اصحاب البدع کلاب اهل النار (بدعت والے جہنم کے کتے ہیں۔ ت) و اوروہوں کی یا نہیں، اور جن صاحبوں نے یہ باتیں ایجاد فرمائیں آپ کیں، اوروں سے کرائیں، کتابوں میں لکھیں، زبانی بتائیں، حسب تصریح تقویۃ الایمان اُن کے اصل ایمان میں خلل آیا یا نہیں، اوروہ بدعتی فاسق مخالف سنت قرار پائے یا نہیں، اور اُن سے بھی کہا جائے گا یا نہیں کہ صحابہ ثواب و حسنات پر تم سے زیادہ حریص تھے بھلائی ہوتی تو وہی کر جاتے، اور میاں بشیر قنوجی یہاں بھی ہیأت عبادات کو تو قیفی بتائیں گے یا نہیں، پھر جو لوگ ان صاحبوں کو امام و پیشوا جانتے اور ان کی مدح و ستائش میں حد سے زیادہ غلو کرتے ہیں (جیسے شاہ ولی اللہ مداح و معتقد مرزا مظہر صاحب اور شاہ عبدالعزیز و صاف مرید شاہ ولی اللہ صاحب اور مولوی اسماعیل غلام و بادخوان ہر دو شاہ صاحب اور تمام حضرات و بابیہ مداحین و معتقدین جمیع صاحبان مذکورین) ان سب کے بارے میں کیا حکم ہے، آیا بحکم حدیث من و قرص صاحب بدعة فقد اعان علی هدم الاسلام (جس نے بدعت والے کی تعظیم کی اس نے اسلام کو ڈھانے میں مدد کی۔ ت) یہ سب کے سب قصور اسلام کے ڈھانے والے ہوئے یا نہیں، یا یہ احکام صرف مجلس میلاد

۳۷۱/۱	مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی	کتاب الصلح	۱۷ صحیح بخاری
۷۷/۲	نور محمد اصح المطابع کراچی	کتاب الاقصیہ	صحیح مسلم
۱۱۹/۱۰	دار صادر بیروت	کتاب آداب القاضی	السنن الکبریٰ
۲۸۵/۱	نور محمد اصح المطابع کراچی	کتاب الجمعہ	۱۷ صحیح مسلم
۶/۱	ایچ ایم سعید کمپنی کراچی	باب اجتناب البدع والجدل	سنن ابن ماجہ
۱۳۷/۳	منشورات مکتبہ آیۃ اللہ قم ایران	تحت آیۃ من ینہدی اللہ فهو المہتدی	۱۷ درمنثور
۲۸۵ ص	نور محمد اصح المطابع کراچی	کتاب الجمعہ	۱۷ صحیح مسلم
۲۷ ص	مطبوعہ مطبع مجتہبی دہلی	مشکوٰۃ المصابیح، باب الاعتصام بالکتاب السنۃ فصل اول	مشکوٰۃ المصابیح
۲۱۸/۱	مطبوعہ موسستہ الرسالۃ بیروت	فصل فی البدع حدیث ۱۰۹	کنز العمال
۳۱ ص	مطبع مجتہبی دہلی	باب الاعتصام والسنۃ فصل سوم	۱۷ مشکوٰۃ المصابیح
۲۱۹/۱	موسستہ الرسالۃ بیروت	فصل فی البدع حدیث ۱۱۰۲	کنز العمال

وغیرہ انھیں امور کے لئے ہیں جن میں محبوبانِ خدا کی محبت و تعظیم ہو باقی سب حلال و طیب ، اور شاہ عبدالعزیز صاحب نے کہ قصورِ برزخ کو اتنا پسند کیا کہ اسے سب سے زیادہ قریب تر راستہ خدا کا بتایا اور مولوی غلام علی صاحب نے اسے نقل کر کے مسلم رکھا یہ دونوں صاحب مع اصل کا تب یعنی شاہ ولی اللہ صاحب پھر ان صاحبوں کے معتقدین و مداح سب کے سب مشرک و شرک پرست ٹھہرے یا نہیں ، یا یہ حضرات احکام شرع سے مستثنیٰ ہیں ، اور تقویۃ الایمان و تذکیر الاخوان وغیرہما کی آیتیں حدیثیں صرف مؤمنین اہل سنت کو جو خاندانِ عزیزی سے نہ ہوں معاذ اللہ مشرک بدعتی بنانے کے لئے اتری ہیں ، بیسوا التوجہ و اسبحن اللہ ان صاحبوں کے یہ احداث و اختراع سب مقبول ہوں ، اور ناجائز و بدعت ٹھہرے تو وہ نماز جو حضور پر نور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قضائے حاجات کے لئے ارشاد فرمائی صر

ہیں تفاوت رہ از کجاست تا کجا

(دیکھ راستہ کہاں سے کہاں تک ٹیڑھا ہے)

حتیٰ جل علاہ مسلمانوں کو نیک توفیق بخشے اور اپنے محبوبوں کی جناب میں معاذ اللہ بدعتیہ نہ کرے خصوصاً حضور سیدہ المجویبہ مطلوب الملوہین رضی اللہ تعالیٰ عنہ وعنہم اجمعین آمین ۔ یہ ہے جو اس گدائے سرکار فیضیہ کا قدیرہ پر برکات و نعمات حضور پر نور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فائز ہوا ، صر

مگر قبول افتد زہے عز و شرف

گدائے بے نوا فقیر نامنرا اپنے تاجدارِ عظیم الجود عظیم العطا کے لطف بے منت و کرم بے علت سے اس صلی کا طالب کر عفو و عافیت و حسن عاقبت کے ساتھ اس دارِ ناپائدار سے رخصت ہوتے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عزیز پسرتول زہرا کے تحت جگر علی مرتضیٰ کے نورِ نظر ، حسن و حسین کے قرۃ بصر ، محی سنت ابی بکر و عمر صلی اللہ تعالیٰ علیہما و علیہم و سلم یعنی حضور غوثِ صمدانی قطبِ ربانی و آہبِ الامال و معلی الامانی حضور پر نور غوثِ اعظم قطبِ عالم محی الدین ابو محمد عبدالقادر حسینی جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاه و جعل حزنا فی الدارین رضاه کی محبت و عشق و عقیدت و اتباع و اطاعت پر جائے آور جس دن یوم ندوا کل اناس باہامہم (جس دن ہر جماعت کو ہم اس کے امام کے ساتھ بلائیں گے ۔ ت) کا ظہور ہو یہ سراپا گناہ زیرِ لوائے بیکس پناہ سرکارِ قادریہ ظل اللہ جگہ پائے ،

فان ذلك على الله ليسيران الله على كل شئ
 قد ير بحمد الله وقع الفراغ من تسويد
 لثمان خلون للمقرر الزاهر من شهر سيدنا
 الغوث الفاخر آعنى شهر ربيع الآخر فى
 ثلثة محال من ثلث غداوات عام الف
 وثلث مائة وخمس من هجرة سيد
 الكائنات عليه وعلى اله وآبته الوارث لمجده
 وكمالہ افضل الصلوات واكمل التسليمات
 وآمنى التحيات وآمنى البركات آمين آمين
 والمحمد لله رب العالمين والله سبحانه وتعالى
 اعلم وعلمه جل مجده اتم واحكم

پس بیشک یہ اللہ تعالیٰ کے لئے آسان ہے اللہ تعالیٰ
 ہر چیز پر قادر ہے، بحمد اللہ تعالیٰ اس رسالہ کے
 مسودہ سے ۸ ربیع الثانی ۱۳۰۵ھ کو فراغت ہوئی
 یہ مسودہ تین دن کی تین مجلسوں میں تیار ہوا۔ سید الکائنات
 پران کی آل پر اور آپ کے بیٹے جو آپ کی بزرگی اور
 کمال کے وارث ہیں پر افضل درود اور کامل سلام
 اور پاکیزہ تعریفیں اور بڑی برکات ہوں
 آمین آمین اور سب تعریفیں اللہ رب العالمین
 کے لئے ہیں اللہ سبحانہ و تعالیٰ زیادہ علم والا ہے
 اور اس کا علم بڑا ہے اور اس کی بزرگی مضبوط اور
 تام ہے۔ (ت)